۷۸۶

عمل تسخیر

از

جناب سید ظہور احمد صاحب شاہجہانپوری اڈیٹر تجلی

پبلشر

حامد حسین قریشی (فرید آبادی) خوشنویس

ومالک قریشی بک ڈپو کوچہ چیلان دہلی

قیمت ۸ر آنے

۷۸۶

تمہید

اس کتاب میں اُن تمام باتوں کیطرف توجہ دلائی گئی ہے۔ جنسے تسخیر و محبت میں کامیابی ہو سکتی ہے۔ دنیا میں جن لوگوں نے ہر دلعزیزی حاصل کی ہے۔ انمیں کم و بیش یہی اوصاف پائے جاتے ہیں جو اس کتاب میں درج ہیں۔ ان اوصاف کی بنا پر ایک شخص صرف عوام میں ہر دلعزیزی حاصل کر سکتا ہے۔ بلکہ سلاطین اُمرا اور حکام کو اپنا مطیع و مسخر بنا سکتا ہے لیکن یہ بات محفوظ رکھنی چاہیئے کہ یہ کتاب اوّل سے آخر تک عمل ہے۔ اور جبتک اسکی ہدایتوں پر عمل نہ کیا جائے اسوقت تک کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا ناظرین کو چاہیئے کہ اس کتاب کو قصہ کہانی کی کتابوں کی طرح سرسری نظر سے نہ دیکھیں۔ بلکہ بار بار پڑھیں اور حتی المقدور وہ تمام خوبیاں اپنی ذات میں پیدا کرنے کی کوششیں کریں۔ جن کی طرف ان اوراق میں توجہ دلائی گئی ہے۔

جب آپ کسی شخص کے دل میں گھر کرنا چاہتے ہیں یا آپ کی خواہش یہ ہوتی ہے۔ کہ لوگ آپ سے محبّت کریں۔ تو سب سے پہلے آپ اپنی ظاہری حالت مثلاً لباس۔ مکان وغیرہ کو درست کرتے ہیں۔ تاکہ دوسرے آپ کی نسبت غائبانہ طور پر اچھی رائے قائم کریں۔ اس کے بعد جب آپ تسخیر و محبت کے خیال میں کسی سے گفتگو کرتے ہیں تو آپ کے الفاظ ملائم۔ لہجہ شیریں اور اندازِ کلام خوشگوار ہوتا ہے۔ اسکے بعد جب آپ سے تعلقات قائم ہو جاتے ہیں تو آپ عمدہ اخلاق، رواداری اور محبت کے ذریعہ سے اُن کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتے ہیں جب ان سب باتوں کے باوجود آپ کو کسی سے دوستانہ تعلقات پیدا کرنے میں کامیابی نہیں ہوتی تو آپ کا دل مادی وسائل سے گزر کر روحانی ذرائع کیطرف مائل ہوتا ہے۔ آپ خدا کی جناب میں سربسجود ہو کر دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنی قدرت کاملہ سے آپکے محبوب کا دل نرم کرے۔ اور دوسروں کو آپ کی تعظیم و توقیر اور حاجت روائی کے لئے آمادہ فرمائے۔

بالکل یہی ترتیب اس کتاب میں ملحوظ رکھی گئی ہے۔ پہلے دنیوی وسائل کو بیان کیا گیا ہے اور اس کے بعد چند اعمال لکھے گئے ہیں۔ جو بزرگوں کے تجربہ میں تیر بہدف ثابت ہوئے ہیں۔ ناظرین کو چاہیئے کہ ایکدم ان عملیات کو شروع نہ کریں۔ بلکہ پہلے ظاہری اور دنیوی تدابیر پر عمل کریں۔ اور جب اُن میں ناکامی ہو تو ان عملیات سے فائدہ اُٹھائیں۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ ان پاک وسائل کو کسی ناپاک مقصد میں صرف کرنا اور اس روحانی طاقت سے کوئی ناروا کام لینا کسی طرح مناسب نہیں۔ اور ہمیشہ اس سے محترز رہنا چاہیئے۔

خیر طلب

مؤلف

بسمہ تعالیٰ

عمل تسخیر

حالات ظاہری کی اصلاح

جو لوگ دوسروں کے دلوں پر قبضہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اُن کیلئے ضرورت ہے کہ اپنے حالات ظاہری کو درست کریں۔ اور اس قابل بنائیں کہ انہیں دیکھکر دیکھنے والے کو نفرت نہ ہو۔ بلکہ ان اسباب میں ایسی دلچسپی اور دل آویزی ہونی چاہئیے۔ کہ جسکو دیکھکر خود بخود دیکھنے والے کو رغبت حاصل ہو۔ اسباب ظاہری کے متعلق ہر شخص خود خوب سمجھ سکتا ہے۔ کہ اُسے کیا کرنا چاہیئے۔ لیکن ہم بعض باتیں اس جگہ لکھتے ہیں۔ ان پر خیال رکھنا چاہیئے۔ لیکن صرف انہیں باتوں پر حصر نہیں ہے بلکہ تمام امور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

مکان

انسان کے ظاہری اسباب میں سب سے بڑی چیز مکان اور مکان کا بھی وہ حصہ ہے، جس میں اپنے دوستوں، عزیزوں اور اجنبی لوگوں سے ملاقات کرتا ہے۔ اُسے نہایت صاف عمدہ اور آراستہ ہونا چاہیئے۔ لیکن اسکا یہ مطلب نہیں کہ آپ اپنی حیثیت سے زیادہ اسکا اہتمام کریں۔ بلکہ ہماری مراد یہ ہے کہ اپنی حیثیت کے موافق آپ اپنی مکان کی آراستگی اور صفائی کا بندوبست کریں۔ اور اُس میں ہر چیز کو اس قرینہ سے

رکھیں کہ دیکھنے والا آپ کی سلیقہ شعاری اور متانت وسنجیدگی کا قائل ہو جائے اگر خوش قسمتی سے آپ کچھ دولت رکھتے ہیں۔ تو اپنے مکان میں ایسی چیزیں بھی رکھئے جو آپکے مہمانوں کی دلبستگی کا سبب ہوں۔ اور اجنبی لوگ خواہ مخواہ آپکے ہاں آنے کی خواہش کریں۔ اور جو لوگ آئیں وہ ضرورت سے کچھ زیادہ بیٹھنے کی خواہش کریں*

پوشاک

مکان کے بعد جس امر کیطرف میں آپکو متوجہ کرتا ہوں وہ پوشاک ہے اور انسان کے اسباب ظاہری میں پوشاک کو بہت بڑا دخل ہے۔ انسان کے دلی خیالات اُسکی متانت وسنجیدگی یا شوخی، امارت یا غربت کا اندازہ اجنبی لوگ پوشاک سے کرتے ہیں۔ اسلئے آپ اپنی پوشاک میں اپنی حیثیت کیمطابق نفاست صفائی اور عمدگی کا پورا لحاظ رکھیں، اور اس امر کی کوشش کریں کہ لوگ آپکی پوشاک کی نسبت عمدہ خیال رکھیں۔ اور سمجھ لیں کہ آپ نے ایک صاف ستھری اور نفاست پسند طبعیت پائی ہے*

خوراک

خوراک کیمتعلق بھی مجھے وہی لکھنا ہے جو پوشاک کیمتعلق میں لکھ چکا ہوں۔ لیکن خوراک کے صرف اسیقدر حصہ میں نمایش کی ضرورت ہے جسے اجنبی اور نئے لوگوں سے تعلق ہو۔ یعنی جب آپکے ہاں کوئی نیا مہمان آئے تو ضرورت ہے کہ اپنی حیثیت کیمطابق آپ تکلف میں ہرگز کمی نہ کریں۔ تکلف صرف خوراک میں نہیں۔ بلکہ خوراک کے استعمال میں بھی ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ آپکی متانت اور مذاق کی نفاست کا بیّن ثبوت ہوگا*

دیگر ضروریات

انسانی زندگی سے چونکہ مکان خوراک اور پوشاک کے علاوہ اور بھی بہت سی چیزوں کو

تعلق ہے۔ لہذا آپکو اپنی زندگی کی جملہ ضرورتوں میں تکلف نفاست اور خوشنمائی کا لحاظ رکھنا لازمی ہے۔

باطنی اصلاح

اسباب ظاہری کیمتعلق مختصر طور پر چند امور لکھنے کے بعد اب ہم باطنی اسباب کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اور اپنے ناظرین کو وہ باتیں بتانا چاہتے ہیں جو دنیا کی فریفتگی عظمت وشوکت اور احترام وادب کا باعث ہو سکتی ہیں۔ اسباب باطنی کے سلسلہ میں سب سے پہلے ہم اپنے ناظرین کو مذہب کیطرف توجہ دلاتے ہیں ۔

مذہب

یہ بات ہمکو بالکل نہیں معلوم کہ آپکا مذہب کیا ہے۔ اور جو آپکا مذہب ہے وہ حق پر مبنی ہے یا نہیں۔ لیکن اُسکے متعلق یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ آپ کو خصوصیت کیساتھ اپنے مذہب کی پابندی کرنی چاہیئے اور مذہب کے اعتقاد میں آپکو مثل ایک کوہ گراں ہیکر کے ہونا چاہیئے کہ جسکو کوئی شخص اسکی جگہ سے جنبش نہیں دے سکتا۔ دیکھیئے اگر آپ اپنے مذہب کے پورے پابند اور معتقد نہ ہونگے تو دنیا اس بات کو خوب جانتی ہے کہ جو شخص اپنے مذہب کا پاس نہیں کرتا اور وہ کسیکا پاس نہیں کر سکتا اور کوئی شخص اُس سے مطمئن نہیں رہ سکتا اور کوئی شخص اُس کے ذریعہ سے اپنی مراد کو نہیں پہنچ سکتا ہے۔ پس آپ کا فرض اولین یہ ہے کہ اپنے مذہب کی پوری پابندی کریں۔ خواہ آپکا مذہب کیسا ہی کیوں نہ ہو اور اپنے مذہب کے تمام احکام کو دلی شوق و ادب کیساتھ بجا لائیں۔ خواہ اُنکے بجالانے میں کیسی ہی دقتیں کیوں نہ پیش آئیں ۔

اخلاق

خورد و کلاں میں ہر دلعزیزی

اطاعت اور مہربانی۔ یہ وہ باتیں کسی شخص میں ہوں تو اس کیلئے معاشرت نہایت

آسان ہو جاتی ہے۔ تمہارے تعلقات جن لوگوں سے ہیں۔ خواہ وہ احباب ہوں یا اقرباء ہوں۔ دو صورتوں سے خالی نہیں۔ یا تم اُن لوگوں کیلئے واجب التعظیم ہو یا وہ تمہارے لئے واجب التعظیم ہیں۔ پس جو لوگ تمہارے لئے واجب التعظیم ہیں اُن کی اطاعت تمہارا فرض ہے۔ والدین اولاد سے کبھی ناخوش نہیں ہو سکتے اگر اولاد اُن کا کہا مانے۔ بڑے بھائی بہن چھوٹے بھائی بہن سے کبھی ناراض اور بیزار نہیں ہو سکتے اگر وہ اُن کی اطاعت کریں۔ اسی طرح خاندان کے تمام بزرگ ایک شخص سے خوش رہ سکتے ہیں۔ اگر وہ اُن کی عزت اور اطاعت سے گریز نہ کرے۔ اور یہ بات کچھ دشوار نہیں تھوڑے سے تحمل اور تھوڑی سی جفاکشی کی بدولت یہ ہر دلعزیزی حاصل کی جاسکتی ہے۔ جہانتک قول سے اطاعت کا تعلق ہے۔ تحمل کی ضرورت ہے۔ اور جہانتک فعل سے اطاعت کا تعلق ہے۔ جفاکشی کی ضرورت ہے۔ مثلاً تمہارے بزرگ کوئی ایسی بات کہہ رہے ہیں جو تمہیں ناگوار ہے۔ اُن کی رائے سے تمہاری رائے مختلف ہے۔ اُنکا لب لہجہ اتنا شیریں نہیں ہے۔ جسکی تم اُن سے توقع رکھتے ہو۔ یا اُن کے الفاظ سخت اور درشت ہیں تو ایسی حالت میں تمہیں تحمل کی ضرورت ہے۔ اگر تم انہیں ترکی بترکی جواب دوگے اور سخت الفاظ کا سخت الفاظ سے اور تلخ لہجہ کا تلخ لہجہ سے مقابلہ کروگے تو اسکا نتیجہ بہت ناخوشگوار ہوگا۔ تعلقات میں کشیدگی پیدا ہوگی۔ تمہارے مفاد کو نقصان پہنچیگا۔ تم بے لوث اور مخلصانہ دعاؤں سے محروم ہو جاؤگے۔ اور خواہ تم حق پر ہو لیکن ہر دانشمند کا فیصلہ تمہارے خلاف ہوگا۔ تم ایسا کیوں کرو۔ تمہیں والدین اور بزرگوں کے مقابلہ میں لب کشائی کی کیا ضرورت ہے جب خاموشی سے کام چل سکتا ہے۔ اور رنج و غصہ کی کیا حاجت ہے جب ضبط و صبر زیادہ کارآمد ہے۔ ایک حریف اور ایک دشمن کا مقابلہ کرنا بیشک بہادری ہے۔ اور اُس کی سخت بات کے جواب میں سخت بات کہنا یقیناً خودداری ہے۔ لیکن والدین اور بزرگوں کا

مقابلہ کرنا انتہائی بزدلی ہے جنگی خفگی اور بدزبانی بھی درحقیقت تمہارے فائدہ پر مبنی ہے۔ اب رہی دوسری بات جو فعل سے تعلق رکھتی ہے۔ اور جس سے تم اپنے بزرگوں کو خوش رکھ سکتے ہو۔ وہ تمہاری معمولی جفاکشی سے ممکن ہے۔ مثلاً وہ تم سے کسی کام کو کہیں یا تم خود انہیں کسی ضرورت میں دیکھو تو اُس ضرورت کو اپنی ادنیٰ محنت سے رفع کر دو۔ جو لوگ آرام پسند کاہل اور بے پرواہیں اُن کیلئے بہت دشوار ہے کہ بزرگوں کو خوش رکھیں۔ یہ صفات کچھ اچھی نہیں۔ پھر تم انہیں کیوں اختیار کرو۔ کاہلی اور آرام پسندی چھوڑکر اپنے بزرگوں کو ہر ممکن خدمت سے خوش کرو۔ جس سے روح شگفتہ ہوتی ہے۔ گویا تم معمولی تحمل اور معمولی مشقت گوارا کرکے اپنی معاشرت کے جزوِ اعظم کی اصلاح کر سکتے ہو۔ پس خدارا اس میں تامل نہ کرو۔

اطاعت کیساتھ تمہارے دل میں مہربانی کا ہونا بھی ضروری ہے تاکہ تم اُن لوگوں کیساتھ حسن سلوک میں کامیاب ہو سکو جن کیلئے خدا نے تمہیں واجب التعظیم بنایا ہے۔ اپنے چھوٹوں کو خوش رکھنے کی سب سے آسان تدبیر یہ ہے کہ تم اپنے بزرگوں سے جس اخلاق و محبت کے خواہشمند ہو اسی اخلاق و محبت کیساتھ اپنے چھوٹوں سے پیش آؤ۔ جو والدین اپنی اولاد کی جائز نازبرداری کرتے ہیں۔ جو بھائی بہن اپنے چھوٹے بھائی بہنوں کی آسائش و راحت کا لحاظ رکھتے ہیں۔ اور جو بزرگ اپنے چھوٹوں کی مناسب پاسداری سے گریز نہیں کرتے وہ گویا اُن کے دل میں محبت و وفاداری اور اطاعت کو مستحکم کر رہے ہیں۔ مہربانی اور شفقت کی ایک نگاہ چھوٹوں کے دست و بازو میں اطاعت کی نئی روح پھونک دیتی ہے۔ پس جہانتک ممکن ہے اُن لوگوں کو لطف و مہربانی سے محروم نہ رکھو جن پر خدا نے اپنی عنایت سے تمہیں فوقیت و فضیلت عطا فرمائی ہے،

اقربا کے ساتھ حسنِ سلوک

جب ایک چراغ روشن ہوتا ہے تو ایک گز کے رقبہ میں اُس کی روشنی ایسی

تیز ہوتی ہے کہ آنکھ باریک سے باریک شے دیکھ لیتی ہے۔ دو گز کے فاصلہ پر یہ بات نہیں ہوتی اور روشنی کم ہو جاتی ہے۔ تین چار گز کے فاصلہ پر اور بھی کم ہوتی ہے۔ اور آٹھ دس گز کے فاصلہ پر تو ایک طرح کی صباحت اور ایک طرح کے اجالے کے سوا کچھ محسوس نہیں ہوتا۔

جب کسی خوشبودار درخت میں کوئی پھول کھلتا ہے۔ تو درخت کے آس پاس یہ معلوم ہوتا ہے کہ عطر کا کنستر کھل گیا۔ ذرا فاصلہ پر یہ بات نہیں ہوتی۔ اور خوشبو کم ہو جاتی ہے۔ زیادہ فاصلہ پر جا کر غور کرو تو اُن شمیم آرائیوں کا اثر بہت کم محسوس ہوتا ہے۔

اسی طرح کی ہزار مثالیں موجود ہیں۔ اور ان مثالوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ صفات کا اثر دور کی نسبت گرد و پیش پر زیادہ ہوتا ہے۔ پس اس آئینِ فطرت کو مدِّنظر رکھ کر اسلام نے قریبی رشتہ داروں کے حقوق کو بہت اہمیت دی ہے۔ اور اپنے پیروؤں کو ہدایت کی ہے کہ ذوی القربیٰ اور ذوی الارحام کی خدمت و اعانت سے کبھی غافل نہ ہو۔

اگر قسمت کی یاوری نے ایک چراغ کی طرح تم کو روشنی بخشی ہے یا ایک پھول کی طرح تم کو نکہت عطا کی ہے تو اس خداداد عطیہ کو اپنے لئے محفوظ نہ سمجھو۔ اور اُن لوگوں کو اپنا حصہ دار بناؤ۔ جن کی آنکھیں روشنی کی محتاج ہیں۔ اور جن کے دماغ ترو تازگی کے لئے ترس رہے ہیں۔

تمہارے دست و پا تمہارا علم و ہنر اور تمہارا مال و زر صرف تمہارا نہیں ہے اس میں تمہارے عزیزوں اور رشتہ داروں کا حصہ ہے۔ پس حصہ داروں کو اُن کی واجبی حقوق سے محروم نہ کرو۔ اگر خدا نے تم کو کسی قابل کیا ہے تو تمہارا پہلا فرض ہے کہ اپنے اہل خاندان کے کام آؤ۔ تم اپنے کنبے کو اپنا گھر سمجھو اور جس طرح گھر کے ہر ممبر کی خبر گیری گھر کے مالک پر فرض ہوتی ہے۔ اسی طرح کنبہ کے ہر فرد کی بہی خواہی اور فائدہ رسانی کی کوشش کرو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تمہاری زندگی کنبے والوں کیلئے بیکار ہے۔ وہ کیوں دعا کریں کہ تم عرصہ تک زندہ رہو اور دولت

اقبال تمہارا ساتھ دے۔ اور جب تم مرجاؤ تو وہ کیوں اشکبار ہوں؟ اور کیوں تمہیں دعائے خیر سے یاد کریں؟

احباب وہم نشین

ہماری کتاب سے فائدہ اُٹھانیوالوں کیلئے یہ بہت ضرور بات ہے کہ وہ اپنی سوسائٹی کا پورا خیال رکھیں اور اپنے لئے ایسے اچھے دوست اور معاشرت کے رفیق اختیار کریں۔ جن سے اُن کی پوری عظمت ہو سکے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ انسان کے دلی خیالات کا اندازہ اُس کے ہم نشینوں اور میل جول والوں سے کیا جاتا ہے۔ پس آپ کی سوسائٹی سے اجنبی لوگ آپ کے دلی خیالات کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کے ہم نشین برے ہونگے تو غیر ممکن ہے کہ آپ کی نسبت اجنبی لوگ اچھی رائے قائم کریں۔ اسلئے بہت ضروری ہے کہ آپ اپنی سوسائٹی کی عمدگی کا خیال رکھیں۔

جب ایک شخص کسی دوسرے کی خاص قدردانی اور لحاظ کرتا ہے اور بڑے بڑے ولولہ اور دلی جوش سے چاہتا ہے۔ کہ میری کوشش سے اس کو ترقی روزبروز زیادہ ہو۔ اور یہی بات دوسری جانب سے بھی ہوتی ہے۔ تو اس کا نام دوستی ہے خدا تو ہم کو یہ حکم دیتا ہے کہ ہم سب کیساتھ محبت رکھیں۔ لیکن اگر ہم خاص خاص آدمیوں کی قدرو منزلت زیادہ کریں۔ تو یہ اس بات کے خلاف نہیں ہے۔ ہماری طبیعتیں ایسی بنائی گئی ہیں کہ ان کو سچے دوستوں کی ہمدردی اور مدد کی بڑی ضرورت ہے۔ اور اُس سے جو فائدہ اور خوشی پیدا ہوتی ہے۔ اُس سے ہر شخص اچھی طرح واقف ہے۔ ایک نامی گرامی حکیم کا قول ہے۔ کہ دوستوں کے بغیر دنیا محض ایک ویران جنگل کے مانند ہو جاتی ہے۔ کسی کا یہ

بھی قول ہے۔ کہ وفادار دوست ایک بڑی پشت پناہ ہوتا ہے جسکو ایسا دوست ہاتھ آگیا۔ اُسکو قارون کا خزانہ ملگیا کسی شاعر نے اس بارے میں کہا ہے کہ:

"پھول بڑے خوبصورت ہوتے ہیں محبّت بھی پھولوں کے مانند ہے۔ دوستی ایک سایہ دار درخت کی طرح ہے جس کے نیچے لوگ آرام کے ساتھ پناہ لیتے ہیں۔ دوستی و محبّت اور آزادی کی خوشیاں جو بارش کیطرح نازل ہوتی ہیں کیا ہی عمدہ ہیں"

تعلقات باہمی

لوگوں کیساتھ ہمارے سلوک اور اندازِ معاشرت کی تین صورتیں ہیں۔ پہلی صورت یہ کہ ہم کو اُن کے سُود و زیاں سے کچھ سروکار نہیں۔ اگر اُن کو خوشی ہے۔ تو ہم کو اُن سے کچھ مطلب نہیں۔ اور اگر انہیں غم ہے تو ہم اُس کی پروا نہیں کرتے۔ اگر اُن کو تمول کی راحتیں حاصل ہیں تو ہماری بلا سے۔ اور اگر وہ افلاس و تنگدستی کی بلاؤں میں گرفتار ہیں تو ہم کو کچھ واسطہ نہیں۔ معاشرت کی یہ صورت ہماری اسدرجہ بے حسی ثابت کرتی ہو کہ ہم انسان نہیں۔ ذی روح نہیں۔ ذی عقل نہیں۔ کیونکہ عقل و روح کے لیئے تاثر لازمی ہے۔ اگر انسان میں تاثر نہیں تو اُس میں اور پتھر میں کوئی فرق نہیں۔ اسکا عدم وجود دنیا کیلیئے یکساں ہے۔ اگر وہ زندہ ہے تو اُسکی زندگی کا کوئی دعا گو نہیں۔ اور اگر اسے موت آجائے تو کسی کو حاجت نہیں کہ بیتاب اور چشم پُرآب ہو۔

دوسری صورت یہ ہے کہ ہم لوگوں سے تعلقات رکھنا چاہتے ہیں لیکن اس سے ہمارا مُدعا یہ ہے کہ ہم اُن کی ذات سے فائدہ اُٹھائیں۔ فائدہ اُٹھانے کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت یہ ہے کہ ہم ان سے اس طرح متمتع ہونا چاہتے ہیں کہ انہیں کوئی نقصان نہ پہنچے اور ہمیں فائدہ حاصل ہو جائے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ہم اُن کو نقصان پہنچا کر فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں۔ جو لوگ دوسروں کو نقصان پہنچا کر

فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں۔ اُن کی دنائتِ نفس ظاہر ہے۔ وہ بدترین خود غرض اور مفاد پرست ہیں۔ اُن کے تعلقات کبھی مستحکم اور دیرپا نہیں ہو سکتے۔ اُن کی ذات دوسروں کیلئے ایک خطرہ کا حکم رکھتی ہے۔ دوسروں کو نقصان پہنچا کر فائدہ اُٹھانا عقل و مذہب کے نزدیک حرام ہے۔ چوری۔ نقب زنی۔ اور جوا اگر جرم ہے تو اسکا سبب یہی ہے کہ انسان دوسروں کو نقصان پہنچا کر فائدہ چاہتا ہے۔ پس جن لوگوں نے ان جرائم پر غلاف چڑھائے ہوں اور چوری یا نقب زنی کو لطیف صورتوں میں پیش کر رہے ہوں۔ جہانتک ممکن ہو اُن سے احتراز واجب ہے۔ اور جہانتک ممکن ہو اُن کی اخلاقی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دنیا میں جسقدر جرائم سرزد ہوتے ہیں وہ ۹۹ فیصدی اسی جذبہ کے ماتحت سرزد ہوتے ہیں۔ کہ خود غرض انسان دوسروں کو نقصان پہنچا کر فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ اگر معلمانِ اخلاق اپنی کوشش سے لوگوں میں اتنی بات پیدا کر دیں کہ وہ ہر کام سے پہلے یہ سوچ لیا کریں کہ اگر اس میں ہمارا فائدہ ہے۔ تو کسی دوسرے کا نقصان تو نہیں ہے۔ تو یہ دنیا امن و سکون کا گہوارہ بن جائے اور آسمان و زمین میں محبت و اُلفت کے سوا کوئی چیز نظر نہ آئے۔

دوسری صورت یہ کہ انسان دوسرے کو نقصان پہنچائے بغیر فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے ہر طرح جائز ہے۔ اور اس کے بغیر ہم دنیا میں زندہ نہیں رہ سکتے اور اس کے بغیر تمدن کا قیام ناممکن ہے۔ اس کی حالت یہ ہے کہ ایک چراغ سے ہزار چراغ روشن کر لینے کے باوجود اس کی نور پاشی میں کمی واقع نہیں ہوتی اور دریا سے ہزار مشکیں بھر لینے پر بھی اس کے تموج میں فرق نہیں آتا۔ ایک عالم سے ہزار شاگرد علم و فن حاصل کرتے ہیں لیکن اُس کے علمی تبحر میں نقصان واقع نہیں ہوتا۔ بہرحال استفادہ کی یہ صورت ناجائز نہیں اور اسکے بغیر دنیا کا کام بھی نہیں چل سکتا۔

اب تیسری صورت پر غور کیجیئے۔ وہ یہ ہے کہ ہم دوسروں کو فائدہ پہنچائیں

اور اُس کی بھی دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت یہ کہ ہم دوسروں کے ان فوائد کو جائز رکھیں جن سے ہمیں کچھ نقصان نہ پہنچتا ہو۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ ہم خود نقصان اُٹھا کر دوسروں کو فائدہ پہنچائیں۔

پہلی صورت کہ ہم اپنا نقصان کئے بغیر دوسروں کو فائدہ پہنچائیں۔ کسی طرح ناقابل عمل نہیں۔ حالانکہ ہماری معاشرت میں ہزاروں ایسے دنی الطبع اور بد طینت اشخاص موجود ہیں۔ جن کیلئے یہ آسان صورت بھی گراں اور دشوار ہے۔ وہ اپنے ابنائے جنس کو کسی ایسے فائدے کے پہنچانے سے بھی باز رہنا چاہتے ہیں جس سے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ ان میں صلاحیت ہو یا نہ ہو۔ لیکن وہ چاہتے ہیں کہ دنیا کا ہر فائدہ ان کیساتھ مخصوص رہے۔ وہ دوسروں کو مطمئن اور خوشحال دیکھ کر خوش نہیں ہوتے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہر شخص پر اُن کا تفوق قائم رہے اور ہر شخص سے وہ بہتر اور رفیع تر ثابت ہوں۔ اس خیال کے ماتحت وہ دوسروں کو کیونکر فائدہ پہنچا سکتے ہیں کیونکہ اُنہیں یہ اندیشہ رہتا ہے کہ شاید دوسرے ان سے دولت عزت یا شہرت میں بازی لے جائیں۔ ایسے اشخاص ننگ انسانیت ہیں۔ حاسد ہیں۔ اور ان کی ہستی بنی نوع کے لئے نہایت تکلیف دہ اور باعث خطرات ہے ان کے دیکھتے ہوئے ان لوگوں کو مغتنم سمجھنا پڑتا ہے۔ جو دوستوں کیلئے کم از کم ان فوائد کو جائز سمجھتے ہیں۔ جن میں ان کا نقصان نہ ہو۔ حالانکہ یہ کوئی انسانی فضیلت نہیں۔ اگر کوئی شخص ہاتھ رکھنے کے باوجود کسی پر حملہ نہیں کرتا اور زبان رکھنے کے باوجود کسی کو گالیاں نہیں دیتا۔ اور آگ لگانے پر قادر ہونے کے باوجود کسی کے گھر میں آگ نہیں لگاتا۔ تو یہ اُس کیلئے کوئی فضیلت نہیں۔ انسانیت یہ ہے کہ اپنے ہاتھوں کو دوسروں کی خدمت میں اور اپنی جان کو دوسروں کی فائدہ رسانی میں صرف کیا جائے

دوسری صورت یہ ہے کہ ہم اپنا نقصان کر کے دوسروں کو فائدہ پہنچائیں یہ البتہ ایک بہترین انسانی وصف ہے۔ اور اس کا دوسرا نام ایثار ہے۔ سچے مسلمانوں میں اس کی مثالیں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ صحابہ کرام اور بزرگان دین کی زندگی کے حالات پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے دوسروں کی خواہشوں کو اپنی خواہشوں پر اور دوسروں کی ضرورتوں کو اپنی ضرورتوں پر ترجیح دی ہے درحقیقت وہی لوگ اپنے ملک، اپنی قوم اپنے کنبے اور اپنے دوستوں کے لئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں جن میں ایثار کا مادہ موجود ہو۔ اور دراصل انہی کی زندگی زندگی ہے۔ اگر انسان میں ایثار کی صفت نہ ہو تو انسان اور حیوان میں کوئی فرق نہیں۔ پس ہم کو چاہیئے کہ تعلقات باہمی میں حتی المقدور اس اعلیٰ انسانی وصف کو فراموش نہ کریں۔ اور جہانتک ممکن ہو دوسروں کے کام آنے کی کوشش کریں تاکہ ہماری زندگی اور ہماری موت سے دوسروں کو آسانی پیدا ہو جائے۔

عام عادات وخصائل

عاملانِ تسخیر کا فرض ہے کہ وہ اپنی عادات وخصائل کا خصوصیت کیساتھ لحاظ رکھیں۔ اگر آپ تسخیر خلائق کیلئے آمادہ ہوئے ہیں تو آپکی اخلاقی حالت یہ ہونی چاہیئے کہ تمام لوگوں سے خوش خلقی کا برتاؤ کریں۔ کسی کیساتھ بد زبانی اور بد مزاجی سے پیش نہ آئیں۔ حتی المقدور کسی کی برائی سے اپنی زبان کو آلودہ نہ کریں اخلاق کا لفظ نہایت وسیع ہے۔ اور اس پر بحث کرنے کیلئے ایک علیحدہ کتاب کی ضرورت ہے۔ لیکن میں اسوقت ایک مشہور شعر پر اکتفا کرتا ہوں ؎

آسائش دو گیتی تفسیر ایں دو حرف است ـــ با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا

اخلاق کی خوبی یہ ہے کہ وہ دوست دشمن دونوں کو فائدہ پہنچائے۔ بلکہ

اخلاق کی تعریف یہ ہے کہ کسی کے دل میں دشمنی کی گنجائش ہی باقی نہ رکھے۔ اور اس اصول کے مطابق اگر کوئی شخص اپنے اخلاق کا اندازہ کرنا چاہے تو اُسے دوستوں اور دشمنوں کی تعداد کا موازنہ کرنا چاہیئے۔ پس اُسکے جسقدر دشمن ہونگے۔ اُسیقدر اُسے اپنے اخلاق کی کمزوری محسوس ہوگی۔ بلکہ یوں ملاحظہ فرمایئے کہ جسقدر کسی شخص کو آپ سے شکایت کا موقع ہے۔ اُسیقدر آپ میں اخلاق کی کمی ہے اگر آپ اپنے اخلاق کو درجہ کمال تک پہنچائیں اور دنیا کے ہر فرد و بشر کو قدرت کی اس بینظیر فیاضی سے محروم نہ فرمائیں۔ تو یقین فرمایئے کہ دُنیا میں کبھی کسی شخص کو آپ سے شکایت کا موقعہ نہیں ہوسکتا۔ اب میں مختلف عنوانوں کے ماتحت آپ کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ آپ کے اندر کس قسم کی عادات و خصائل کا موجود ہونا ضروری ہے۔

سچائی

انسانی عادات میں جو چیز سب سے زیادہ وقعت رکھتی ہے۔ وہ سچائی ہے۔ مگر دنیا نے اس کو جسقدر پسند کیا ہے۔ اُسیقدر اس کا استعمال ترک کر رکھا ہے آپ ہر شخص سے کہتے ہیں کہ سچ بولو۔ سچ کہو۔ لیکن جب آپ کا موقع آتا ہے۔ تو نہایت بے تکلفی کے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں۔ اس موقع پر مجھے یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ جھوٹ کسے کہتے ہیں۔ میرے خیال میں جھوٹ دل اور زبان کی مخالفت کو کہتے ہیں۔ پس جس معاملہ کو آپ اپنے دل میں جیسا سمجھتے ہیں اور اُس کے متعلق جو کچھ جانتے ہیں۔ اپنی زبان سے اس کے خلاف ظاہر کرینگے تو یہ صریح جھوٹ ہوگا۔ اب چونکہ آپ کے دل و دماغ کے چھُپے ہوئے خیالات سے کسی شخص کو بجز آپ کے واقفیت نہیں ہے۔ پس کامل طور پر آپ کو اختیار ہے کہ آپ جو کچھ چاہیں صحیح یا غلط اپنے خیالات ظاہر کریں۔ مگر غور تو فرمایئے کہ جب معاملات کا حصر

آپ کی زبان پر ہو اور کسی بات کا بننا بگڑنا آپ کے ایک لفظ پر موقوف ہو تو کیسے ظلم کی بات ہے اگر اُس وقت آپ جھوٹ کا استعمال کریں۔ انسان کو دنیا میں سب سے زیادہ ذلیل کرنیوالا اور اسکے ایمان و روحانیت کو برباد کرنیوالا جھوٹ ہے۔ جو لوگ جھوٹ بولنے کے عادی ہیں وہ کبھی عزت نہیں حاصل کر سکتے اور نہ کبھی خوش رہ سکتے ہیں۔ پس اگر آپ دنیا کو مسخر کرنے کیلئے کمر بستہ ہوئے ہیں تو سچ بولنے کی عادت ڈالیئے بلکہ جس وقت سے آپ کو میری یہ کتاب ملے اور آپ کتاب کے اس مضمون تک پہنچیں اسوقت سے اس بات کا عہد کر لیجئے اور سخت قسم کھالیئے کہ آپ کبھی جھوٹ نہ بولینگے کیونکہ اگر آپ جھوٹ بولیں گے تو یقین فرمایئے کہ جو مقناطیسی کشش اور تسخیر کی قوت میں آپ میں پیدا کرنا چاہتا ہوں وہ بالکل برباد ہو جائے گی۔ آپ سچ بولنے کا اس طرح عہد کیجئے کہ اگر خدانخواستہ اس عہد کو پورا نہ کر سکیں تو آپ اپنے جرم کیلئے سخت سے سخت جرمانہ مقرر کیجئے اور جب آپ سے جھوٹ بولنے کا جُرم سرزد ہو تو اس کی پاداش میں ان جُرمانوں کو ادا کیجئے میں اس بات کو خوب جانتا ہوں کہ آپ کو سچ بولنے میں سخت تکلیف کا سامنا ہوگا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ ابتدائے عمر سے جھوٹ بولنے کے عادی ہیں پس آپ نے ایسے بہت سے جھوٹ کے سلسلے قائم کر رکھے ہیں کہ اب اُن کے خلاف ایک لفظ بھی آپ کو سخت گراں گذریگا۔ لیکن خوب یاد رکھئے کہ اگر آپ نے دل کو مضبوط کر کے اس بارگراں کو اُٹھالیا تو پھر آپ کی تمام زندگی راحت و شادمانی کے ساتھ بسر ہوگی اور بہت جلد آپ تسخیر کا کمال حاصل کر لیں گے ؞

دیانتداری

دُنیا میں رہ کر غیر ممکن ہے کہ کسی کو کسی سے کچھ واسطہ اور معاملہ نہ پڑے

پس دُنیا کے معاملات میں دیانتداری کا جوہر نہایت قدر اور عظمت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے ۔ اور اگر آپ ہر دلعزیزی کی صفت اپنی ذات میں پیدا کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو دیانتداری کی پوری کوشش کرنی چاہیئے ۔ آپ ہمیشہ اس امر کو ملحوظِ خاطر رکھیں کہ اگر کوئی خدمت کسی دوست یا عزیز یا حاکم کی طرف سے آپ کو سُپرد کیجائے تو آپ اس خدمت کو نہایت ایمانداری اور بے لوثی کیساتھ انجام دیں ۔ جو لوگ خائن اور بے ایمان ہوتے ہیں ۔ وہ دوسروں کے کاموں میں خواہ مخواہ اپنا فائدہ شامل کر لیتے ہیں ۔ اور پھر اُن کاموں کو خیانت اور بددیانتی کے ساتھ انجام دیتے ہیں ۔ وہ کبھی دُنیا میں عزت ، ناموری اور ہر دلعزیزی حاصل نہیں کر سکتے ۔ برخلاف اُن کے دیانتدار آدمی کا ایک قدرتی رعب و وقار ہر شخص کے دل میں ہوتا ہے ۔ پس ہماری کتاب کے پڑھنے والوں اور ہماری ہدایات پر عمل کر کے فائدہ اُٹھانیوالوں کا فرض ہے کہ وہ دُنیا میں اعلیٰ درجہ کے دیانتدار بنکر رہیں اور خیانت و بے ایمانی کا خیال بھی کبھی اپنے دل میں نہ لائیں کیونکہ جبتک اُن کی دیانت دُنیا پر ظاہر نہ ہوگی ۔ اس وقت تک وہ پرائے دلوں پر قبضہ نہیں حاصل کر سکتے ؛

اِنکسار

بیحد ضرورت ہے کہ تسخیر کے شیدائی عجز و انکسار کے عادی بنیں کیونکہ صرف انکسار میں یہ قوت ہے کہ وہ آن کی آن میں دوسروں کے دلوں پر قبضہ تصرف حاصل کر سکتی ہے ۔ انکسار کیا شئے ہے ؟ صرف یہ بات کہ ہر وقت آپ کی گفتگو آپ کے افعال اور کل حرکات و سکنات سے یہ ظاہر ہو کہ آپ اپنے آپ کو اُس مرتبے سے کم سمجھتے ہیں ، جتنا مرتبہ آپ کو حاصل ہے ۔ چنانچہ جب

آپ انکسار کے پورے پورے عادی ہو جائیں گے۔ تو امید ہے کہ بہت جلد لوگ آپ کی عزت کرنے لگیں گے۔ اور اُس کی وجہ یہ ہے کہ ہر شخص کے دل میں یہ بات سما گئی ہے کہ اس سے زیادہ اچھا کوئی شخص دُنیا میں نہیں ہے۔ پس جو شخص انکسار کا عادی نہیں ہے بلکہ مغرور متکبر ہے۔ وہ جب کسی سے ملتا ہے تو دو مغرور ایک دوسرے سے ملکر آپس میں تنازع پیدا کرتے ہیں۔ اور اگر ان دونوں میں ایک مغرور اور ایک منکسر المزاج ہوا تو مغرور شخص کے دل میں بھی اپنے مقابل کی گنجائش پیدا ہو جاتی ہے اور فی الحقیقت غرور کو شکست دینے کی ترکیب انکسار سے اچھی کوئی نہیں ہو سکتی۔ آپ کو چاہیئے کہ غرور و نخوت کا ناپاک خیال اپنے پاس نہ آنے دیں اور ہمیشہ اپنے دل کو پامال اپنی نگاہوں کو زیر اور اپنے خیالات کو پست رکھیں۔ لیکن یہ اچھی طرح واضح رہے کہ انکسار صرف اس تصنع کا نام ہے کہ آپ اپنے آپ کو اپنے رتبہ سے کم سمجھیں پس پیشتر اس کی ضرورت ہے کہ آپ اپنے رتبہ کو پہچانیں اور رتبہ کی پہچان جبھی ہو سکیگی جب آپ اپنے دوسرے ہمعصروں کی حالت پر غور کریں گے اور پھر اُن سے اپنی حالت کا موازنہ کریں گے لہٰذا جب آپ ہزاروں انسانوں کو اپنے سے زیادہ قابل اور افضل پائیں گے تو آپ کا انصاف پسند دل آپ کو انکسار کیلئے آمادہ و مجبور کر دیگا۔ بہر کیف ہم اپنے ناظرین کو منکسر المزاجی کی عادت اختیار کرنے کی سخت تاکید کرتے ہیں۔ اور امید ہے کہ تسخیر کے آرزومند خصوصیت کے ساتھ ہماری عرضداشت پر توجہ فرمائیں گے۔

خلوص

خُلوص کے زیور سے دل کو آراستہ کرنا بہت دشوار امر ہے۔ لیکن خلوص کے بغیر دنیا کے تمام کام بیکار ہیں۔ آپ کی قومی خدمتیں ملکی ہمدردیاں اور دوستوں کیساتھ

محبت آمیز برتاؤ اُسوقت عزت کی نظر سے دیکھا جائیگا۔ جب اُس میں خلوص کا شائبہ موجود ہوگا۔ خلوص کے یہ معنی ہیں کہ آپ کا ہر ایک کام تکلّف تصنّع اور بناوٹ سے خالی ہو وہ تکلّف تصنّع اور بناوٹ جو دوسروں کے یہ ذہن نشین کرنے کیلئے کیجاتی ہے کہ آپ کا اپنا ذاتی فائدہ اس کام میں کچھ نہیں ہے۔ اور محض پبلک یا کسی شخص کی نفع رسانی کیلئے آپ نے یہ کام کیا ہے۔ پس آپ کو اپنے دل میں خلوص کی قوت پیدا کرنے کی بہت ضرورت ہے کیونکہ جب تک آپ بے لوثی اور بیغرضی کیساتھ محض ہمدردی اور محض محبت اور صرف نیک نیتی سے دُنیا کے کام نہ نکالیں گے۔ اور دوستوں کے کام نہ آئیں گے اور اپنے تعلقات یگانگت کو ظاہراً و باطناً یکساں نہ کر دکھائیں گے۔ اسوقت تک دنیا میں ہرگز عزت حاصل نہیں کر سکتے۔ پس ہماری کتاب کے پڑھنے والوں کیلئے لازمی ہے کہ وہ اپنے تعلقات اور افعال و اقوال اور دل میں خلوص کی بے انتہا قوت پیدا کردیں۔ کیونکہ خلوص ایک جادو ہے۔ جو بہت جلد دوسرے کے دل میں اثر کرتا ہے۔

ایثار

جو لوگ دنیا کو اپنا مطیع و مسخر بنانا چاہتے ہیں۔ اُن کیلئے ایثار پر عمل کرنا بے انتہا ضروری ہے۔ ایثار کا یہ مطلب ہے کہ انسان دوسرے کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دے۔ اپنی مطلب براری سے پیشتر دوسرے کی مطلب براری کا خواہشمند ہو۔ پس آپ اپنے طریق معاشرت میں اس امر کو ملحوظ رکھئے کہ پیشتر آپ کی ذات سے دوسروں کو منفعت پہنچے اور پھر آپ کو یہ ضرور ہے کہ ایسا کرنے میں آپ کو سخت دقتوں کا سامنا کرنا پڑیگا۔ کیونکہ انسانی دل قدرتی طور پر اپنی خیر اندیشی پر مجبور رہتا ہے۔ لیکن جب آپ کی طبیعت میں ایثار کا مذاق پیدا ہو جائیگا تو پھر اس نیک عادت کے

چھوڑنے کیلئے آپ کبھی آمادہ نہ ہونگے ۔ انسان کی عادات میں ایثار کا رتبہ بہت بڑا ہے کیونکہ جو شخص خود بھوکا بیٹھا رہے اور اپنا کھانا دوسروں کو کھلادے وہ میرے خیال میں ایسا جوانمرد ہے ۔ جس نے ایک شیر سے مقابلہ کیا یا ایک پہاڑ سر پر اُٹھالیا ۔ غور تو فرمائیے کہ پبلک بلاوجہ اور بے سبب آپ کو اپنا مخدوم نہیں تسلیم کر سکتی جبتک آپ پبلک کے روبرو یہ ثابت نہ کردیں گے کہ آپ اُس کے سچے خیرخواہ اور ہمدرد و محسن ہیں اور یہ جبھی ہو سکتا ہے ۔ کہ آپ دوسروں کی جائز ضرورتوں کو اپنی ضرورتوں سے پہلے پورا کرنے کیلئے کمربستہ ہوجائیں ۔ پس ہمارے ناظرین کو لازم ہے کہ وہ ایثار کی قیمتی عادت کو بھی اپنے معمولات اور عادات میں شامل کرلیں ۔

بے طمعی

اگر کوئی شخص اس بات کا آرزومند ہے کہ دنیا پر بہت جلد اپنا رعب قائم کرے اور ہر شخص کے دل میں اسکا وقار و ادب پیدا ہو تو اسے بے طمعی کی بیش بہا عادت اختیار کرنی چاہیئے ۔ خواہ کوئی شخص کتنا ہی امیر کیسا ہی فیاض اور ہر نوع کے کام آنیوالا ہو ۔ لیکن آپ اُس سے کسی قسم کا مطلب نہ رکھئے آپ کو کیسی ہی ضرورتیں کیوں نہ پیش آئیں ۔ اور آپ کا دل فیاض لوگوں کی مہربانی کے لئے کیسا ہی بیتاب کیوں نہ ہو لیکن آپ ہمیشہ اپنے دل کو نصیحت کیجئے اور اسے دوسروں کی احسانمندی سے باز رکھیئے ۔ جو چیز انسان کو ہر جگہ ذلیل کرتی ہے جو چیز آدمی کو ہمیشہ بدنام اور رسوا رکھتی ہے ۔ جو چیز انسان کو بڑے فائدہ حاصل کرنے سے روک دیتی ہے ۔ وہ طمع ہے ۔ عزیز دوستو! اگر دنیا میں رہ کر عزت حاصل کرنی ہے ۔ اگر خواہش ہے کہ زمانے کے دلوں میں تمہارا وقار قائم ہو اگر چاہتے ہو کہ عالم کو اپنا مسخر بناؤ تو بے طمعی اختیار کرو اور ثابت کردو کہ کسی فرد و بشر سے تمہاری

آرزو اور کوئی غرض وابستہ نہیں ہے۔ دُنیا اس شخص کو ذلیل اور حقیر جانتی ہے جس کی نسبت سمجھ لیتی ہے کہ اُس کو مجھ سے کچھ طمع ہے۔ لیکن جس شخص کی نسبت یہ حُسنِ ظن رکھتی ہے کہ اُس کے پہلو میں ایک بے طمع اور مطمئن دل ہے تو پھر اُس کے احترام و ادب کیلئے مجبور ہو جاتی ہے۔ لہذا ہماری ہدایات پر عمل کرنیوالوں کو سخت تاکید کی جاتی ہے کہ وہ بے طمعی کو ہی اپنا شعار بنائیں۔ اور حرص و طمع کے زہر کو دل سے نکال کر دور پھینک دیں ❊

قرض سے بچاؤ

جو چیز اپنے کو بیگانہ، دوست کو دشمن اور دشمن کو دشمن جانی بناتی ہے وہ قرض ہے۔ ایک مشہور عربی مثل ہے "القرض مقراض المحبتہ" قرض محبت کو قطع کرنیوالا ہے۔ اگر کسی کو دنیا کی نظر سے ذلیل ہونا ہو تو وہ قرض لے۔ جو شخص قرض کے پنجۂ ستم میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ پھر اُس کی رہائی بہت مشکل ہے اگر آپ عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور آپ کی خواہش ہے کہ دنیا میں آپ کا وقار قائم ہو تو قرض کی بلائے بے درماں سے اپنے کو بچائیے اس کتاب کو پڑھنے کی حالت میں اگر آپ مقروض ہوں تو آپ کو چاہیئے کہ اس بارِ عظیم سے سبکدوشی حاصل کیجئے اور آئندہ کے لئے سخت عہد کیجئے کہ آپ کبھی قرض نہ لیں گے ورنہ یقین کیجئے کہ آپ کی ہر دلعزیزی اور عزت کو سخت صدمہ پہنچے گا۔ اسی طرح آپ قرض دینے سے بھی احتراز کریں۔ کیونکہ جس شخص کو قرض دیا جاتا ہے۔ وہ خواہ مخواہ دشمن ہو جاتا ہے۔ اور خاص کر اگر اُس سے کبھی قرض کا تقاضا کیا جاتا ہے تو یہ دشمنی اور بھی زیادہ ترقی کر جاتی ہے۔ پس ضرورت ہے کہ قرض کا

نام بھی کبھی کسی حیثیت سے آپ کی زبان پر نہ آئے۔ بلکہ اس لفظ کا استعمال ہی آپ چھوڑ دیں۔ اور اگر آپ دلی کوشش کے ساتھ ایسا کریں گے تو ہم کو قطعی اُمید ہے کہ اپنے مقصد تسخیر میں پوری کامیابی حاصل کریں گے اور آپ کے بے لوث اور بے غرض تعلقات کو دنیا خاص قدر کی نگاہ سے دیکھے گی۔

ایفائے عہد

انسانی شریفانہ زندگی میں بہت زیادہ قابل عمل جو امور ہیں۔ منجملہ اُن کے ایک ایفائے عہد ہے۔ عہد وہ بات ہے۔ جو انسان مختارانہ طور پر اپنی ذاتی رائے سے دوسرے کے مجبور کئے بغیر اپنے لئے لازم کر لیتا ہے اور جس بات کو انسان اپنی مرضی کے مطابق لازم کرے اس کا پورا کرنا ضروری ہے اور اگر عہد کو پورا نہ کریگا تو وہ دُنیا کی نظر میں نہایت ذلیل اور حقیر سمجھا جائیگا۔ اس موقع پر مجھے یہ کہنے کی ضرورت ہے کہ بعض لوگ وعدے کی سچائی اور عہد کے پورا کرنے کو نہایت اہم اور مشکل امر سمجھتے ہیں۔ لیکن میرے خیال میں یہ اُن کی خام خیالی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح دنیا میں اور صدہا معمولی باتیں ہیں۔ اسی طرح ایک ایفائے عہد بھی ہے۔ میں ایسا کیوں سمجھتا ہوں۔ اسلئے کہ جب وعدہ کرنے میں ہم کو کامل اختیار ہے اور ہم دوسرے کے مجبور کئے بغیر خاص اپنی خوشی اور رضا و رغبت سے وعدہ کرتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ ہم کسی ایسی بات کا وعدہ کرلیں جس کا پورا کرنا ہمارے لئے ذرا بھی دشوار ہو سکتا ہے۔ وعدہ کرتے وقت ہم کسی ایسے خیال کو اپنے

قریب بھی نہ آنے دیں گے جس کو عالم مثال میں لانا ہم ذرا بھی دقت طلب خیال کرتے ہیں۔ پس ہمارے معزز ناظرین کو چاہیئے کہ وہ ایفائے عہد میں ایک بینظیر مثال قائم کریں۔ اور کوشاں رہیں کہ تمام عمر اُن کا کوئی وعدہ غلط ثابت نہ ہو اور دنیا اُن کو عہد شکنی کے لفظ سے ذلیل و رسوا نہ کرے اور اس کی آسان ترین تدبیر یہی ہے کہ آپ وعدہ کرتے وقت اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ یہ بات آپ کے لئے ہر طرح ممکن الوقوع ہے یا نہیں اگر ہے تو شوق سے وعدہ کر لیجئے اور اگر نہیں تو پھر اس کا خیال تک نہ فرمائیے اور یہی ایک صورت ہے۔ جو پبلک میں آپ کی عزت و عظمت کو برقرار رکھ سکتی ہے۔ اور آپ کی عام مقبولیت و ہردلعزیزی کا باعث ہو سکتی ہے ؎

نکتہ چینی

بعض طبیعتوں کا قاعدہ ہے کہ اُن سے کسی امر کے متعلق رائے لیجائے یا نہ لیجائے۔ لیکن وہ اظہار قابلیت کے لئے نکتہ چینی سے باز نہیں آتے۔ یہ لوگ ایسے بدبین اور خبیث طینت ہوتے ہیں کہ محض اس خواہش کیلئے کہ دُنیا اُن کو مُبصر اور واقف کار کہے۔ وہ ایک بھلی چیز میں بھی نقص نکال دیتے ہیں اور سو سو طرح اُس کی بُرائیاں ثابت کرنے کے لئے آمادہ ہوجاتے ہیں۔ کسی شخص کے متعلق خواہ اُن سے اُن کی ذاتی رائے کوئی دریافت کرے یا نہ کرے لیکن وہ اُس کا نام آتے ہی اعتراضات کی بوچھاڑ کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی ہرزہ سرائی اور بدباطنی کا نتیجہ ہوتا ہے کہ زمانہ اُن سے الگ تھلگ رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ مہذب اور سنجیدہ لوگ اُن کو کبھی اپنی سوسائٹی میں شامل نہیں ہونے

دیتے۔ اور وہ اگرچہ دوسروں کی بیجا نکتہ چینی کرتے ہیں۔ لیکن خاص اُن کی ذات پر بہت سے اعتراض کرنے والے محض اس ناشائستہ حرکت کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور نکتہ چیں لوگوں لوگوں کی زندگی نہایت ذلت اور نامقبولیت کی حالت میں بسر ہوتی ہے۔ ایسا شخص جہاں کہیں جاتا ہے لوگ اُس کے آنے اور بیٹھنے کے روادار نہیں ہوتے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ کور باطن ہم پر بھی کوئی ناشائستہ اور ناموزوں حملہ کئے بغیر نہ رہیگا فی الحقیقت نکتہ چینی اخلاق کے بالکل خلاف ہے۔ ہمارے معزز دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ذرا دیر کے لئے بھی نکتہ چینی کے عادی نہ بنیں۔ بالفرض اُن کو اگر کسی ایسے ہی مسئلہ کے متعلق رائے زنی کرنی ہو جس کے لئے وہ اچھا خیال ظاہر نہیں کر سکتے تو انہیں چاہیئے کہ خاموشی سے کام لیں۔ اور جب اُن سے اصرار کیا جائے اور وہ اپنا خیال ظاہر کرنے پر مجبور ہو جائیں تو نہایت نیک نیتی کے ساتھ مہذب الفاظ میں جو مخاطب کی ناگواری کا شبہ نہ رکھتے ہوں اپنا خیال ظاہر کریں۔

شکوہ احباب

بہت کم ایسے شکر گذار اور قانع لوگ ہیں۔ جن کو دوستوں کے متعلق شکایات نہ ہو۔ ورنہ عام طور پر جو شخص نظر آتا ہے۔ دوستوں کا شاکی نظر آتا ہے۔ لیکن میں جہاں تک غور کرتا ہوں۔ لوگوں کی شکایتیں زیادہ تر بے سر و پا۔ بیجا اور مغالطوں پر مبنی معلوم ہوتی ہیں۔ دوستی کسے کہتے ہیں۔ محبت۔ ہمدردی۔ خیر خواہی وغیرہ کے باہمی تبادلہ کو پس اب دیکھئے کہ جو شخص دوسرے کی محبت کا شاکی ہے وہ خود اپنی محبت کے دعوے میں کیسا ہے۔ اگر اُس کا دعوی سچا ہوتا

تو یقیناً وہ دوسروں کے سامنے اپنے دوستوں کے عیوب بیان نہ کرتا۔ اور جب خود اس کی محبت کا یہ حال ہے تو اُسے دوسرے سے محبت کی توقع کا کیا حق حاصل ہے۔ اسی طرح ایک شخص کو شکایت پیدا ہوتی ہے کہ دوست نے اُس کیساتھ ہمدردی کا برتاؤ نہیں کیا۔ اس شکایت کے ساتھ اُسے سوچنا چاہیئے کہ وہ خود اپنے دوست کا کتنا ہمدرد ہے۔ اگر وہ سچا ہمدرد ہوتا تو یقیناً اُس کی بدگوئی کو گوارا نہ کرتا۔ یہی حالت خیر خواہی اور دیگر امور متعلقہ دوستی کے شاکیوں کی ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ جو لوگ اپنے دوستوں کی شکایت کرتے ہیں وہ عموماً ایسے لوگ ہیں۔ جو دوسروں کے کام آئے بغیر چاہتے ہیں کہ دوسرے اُن کے کام آئیں۔ اور دوسروں سے محبت رکھے بغیر آرزومند ہیں کہ دوسرے اُن سے محبت رکھیں۔

ہر اُس شخص کو جو دوستوں کی شکایت کرتا ہے یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر اُس کے دل میں محبت کا ولولہ پیدا ہوا ہے تو ایسے بہت لوگ ہیں جن سے وہ محبت کر سکتا ہے اگر وہ دوسرے کی خدمت و ہمدردی کے لئے آمادہ ہے۔ تو اُس کی نیک نیتی سے فائدہ اُٹھانے کیلئے بھی صدہا اشخاص موجود ہیں۔ اگر وہ فیاضی و سیر چشمی اور ہمت و مروت کے جوہر دکھانا چاہتا ہے تو اُسے دنیا خالی نہیں ملیگی۔ لیکن اگر وہ یہ چاہتا ہے کہ کوئی محبت کرنیوالا ملے۔ کوئی ایسا شخص میسر آئے جو خدمت و ہمدردی کے لئے تیار ہو۔ کچھ ایسے لوگ ملجائیں جن کی فراخدلی اور فیاضی سے وہ فائدہ اٹھائے تو اُسے معلوم ہونا چاہیئے کہ اس قسم کے دوستوں کا ملنا بہت مشکل ہے۔

کسی شخص نے حضرت جنیدؒ سے عرض کیا کہ اس زمانہ میں دوست کمیاب ہیں محبت فی اللہ تو نظر ہی نہیں آتی۔ یہ سُنکر آپ خاموش رہے۔ اُس

شخص نے تین دفعہ یہی بات کہی۔ لیکن آپ نے کچھ جواب نہیں دیا۔ جب اُس نے بہت اصرار کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر ایسا دوست چاہتے ہو جو تم کو مشقت و مصیبت سے بچائے اور تمہاری تکلیف اپنے سر لے لے۔ تو بیشک دوست کم ہیں۔ لیکن تم اگر ایسا فی اللہ دوست چاہتے ہو کہ تم اُس کی خدمت کرو اور وہ تکلیف دے تو صبر کرو۔ تو اس قسم کے لوگ میری نظر میں بہت ہیں۔ جس سے چاہو محبت کر لو۔ وہ شخص حضرت کی یہ گفتگو سن کر چپ ہو گیا۔

غیبت

جو بات کسی دوسرے شخص کی سخت شکایت سخت غصہ اور اشتعال طبع کا باعث ہو سکتی ہے وہ غیبت ہے۔ یا پیٹھ پیچھے دوسروں سے اُسکی بُرائی خاصکر ایسی بُرائی جسے اُس کے منہ پر آپ اپنی زبان سے ظاہر نہیں کر سکتے غیبت ایک آگ ہے۔ جو اخلاق و محبت کو آن کی آن میں پھونک دیتی ہو خدا نہ کرے کہ کوئی غیبت کا عادی ہو۔ کیونکہ غیبت میں لوگوں کو بہت مزہ ملتا ہے غیبت ہنسنے ہنسانے اور انجمن میں دلچسپیاں پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ افسوس بڑے بڑے پاکباز لوگ کیسا خوش ہو ہو کر پیٹھ پیچھے دوسروں کو بُرا کہتے ہیں۔ اور لوگ بڑی دل آویزی کیساتھ غیبت کو سنتے ہیں گویا بالفاظ دیگر انسان کا مردہ کھلانے کو دنیا بہت خوشی کیساتھ تیار ہے۔ لیکن جو لوگ بے دھڑک اور بے خطر دوسروں کی غیبت کرتے ہیں اگر دوسرے اُن کی غیبت کرتے ہیں تو وہ دشمن جانی ہو جاتے ہیں۔ تم اگر کسی امر کی بُرائی کا اندازہ کرنا چاہو تو اُس کی آسان تدبیر یہ ہے کہ خود اُس تیر کا نشانہ بنکر دیکھو۔ پس جس حد تک تمہارے دل کو اس سے تکلیف ہو سکتی ہے اس حد تک دوسرے کو بھی اس سے تکلیف پہونچتی ہے۔ پس صاحبان تسخیر

عالم اور ہر دلعزیزی کے خواہشمند ہیں اُن کو چاہیئے کہ غیبت اور اُس کے متعلقات کو ہمیشہ کے لیئے چھوڑ دیں۔ اور بھولے سے بھی کبھی اس ناپاک شئے سے اپنی زبان کو آلودہ نہ کریں تاکہ دنیا اُن کو گل بے خار سمجھ کر اپنی آنکھوں میں جگہ دینے کے لئے تیار ہو جائے ؂

بدگوئی

انسانی عادات میں ایک بہت بُری عادت جو دوسروں کو خواہ مخواہ اپنا دشمن بنا لیتی ہے۔ بدگوئی کی عادت ہے۔ بعض ایسے لوگ ہیں۔ جو بغیر کسی خاص فائدے کے یا کسی مطلب کے اپنی زبان سے بُری بات نکالتے ہیں۔ اُن کے سامنے اگر کسی شخص کا تذکرہ آجائے تو وہ خواہ اُس سے کسی قسم کا ذاتی تعلق رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں۔ لیکن اُسے بُرا کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اگر آپ اُن سے اپنے کسی معاملہ میں رائے پوچھیں تو وہ ہمیشہ بُری بات زبان پر لائیں گے۔ اگر آپ اُن سے کسی کام کا ارادہ ظاہر کریں تو یقیناً وہ آپ کی ناکامی اور مایوسی کے متعلق خیالات بد کا اظہار کریں گے غرض یہ کہ وہ سوائے بُری بات کے جو دوسروں کے دل کو ناگوار گذرے کبھی کوئی اچھی بات نہ کہیں گے۔ لیکن ایسے لوگ بہت جلد ذلیل و حقیر سمجھے جانے لگتے ہیں اُن کی عاداتِ بد کی وجہ سے کوئی اُن کو منہ نہیں لگاتا اور نہ اُن سے بات کرتا ہے نہ اپنے مشوروں میں شامل کرتا ہے۔ اور اگر وہ خود کسی بات میں دخل دینا چاہتے ہیں تو نہایت حقارت کے ساتھ اُن کو روک دیا جاتا ہے۔ پس ہماری کتاب کے ناظرین و عاملین کا فرض ہے کہ وہ بدگوئی کی عادت بد سے اپنے آپ کو محفوظ رکھیں۔ اُن سے جب کبھی کوئی بات پوچھی جائے تو اُسکے جواب میں اچھا خیال ظاہر کریں۔ بلکہ اگر بُرا خیال بھی ظاہر کرنا ہو تو اُس کیلئے بھی ایسے اچھے الفاظ

اختیار کریں۔ کہ وہ بری بات بھی سننے والوں کو نہایت بھلی معلوم ہو۔ لوگوں کے ارادوں اور خیالوں اور منصوبوں کے متعلق ہمیشہ نیک فالی اور حوصلہ افزائی کی کوشش کریں۔ اور اُن کی کامیابی کے متمنی رہیں۔ اور اگر وہ ایسا کریں گے تو بہت جلد مقاصد تسخیر میں کامیابی حاصل کرلیں گے۔ اور دنیا میں نیکنامی و ہر دلعزیزی کی زندگی بسر کریں گے ۰

استحصال ناجائز

اگر آپ کی وجہ سے کسی شخص کا دل دُکھے گا یا اُسے کسی قسم کا نقصان پہنچے گا۔ تو خوب یاد رکھیئے کہ وہ کبھی آپ کا مداح نہ ہوگا۔ اور نہ کسی طرح آپ کا دوست ہو سکتا ہے۔ دوسروں کا دل دکھنے کی سب سے بڑی وجہ استحصال ناجائز ہے۔ یعنی جس فائدہ کے حاصل کرنے کا آپ کو حق نہیں ہے اُسے آپ دوسروں سے حاصل کریں۔ مثلاً رشوت استحصال ناجائز کی ایک صورت ہے۔ جو شخص رشوت دیتا ہے۔ وہ کبھی اپنے دل سے راشی کا دوست نہیں بن سکتا بلکہ جب کبھی موقع ہوگا وہ اس کیلئے نامناسب الفاظ ہی استعمال کریگا۔ اسیطرح جو لوگ کسی شخص پر ناجائز دباؤ ڈال کر اُس سے کچھ فائدہ اُٹھانے کی خواہش کرتے ہیں وہ بھی گویا اپنی ہر دلعزیزی کو برباد کرلے کی فکر میں ہیں۔ اُن لوگوں کو استحصال ناجائز کی عادت بالکل ترک کرنی چاہیئے۔ اور غور کرنا چاہیئے۔ کہ اگر اسی طرح کوئی ہم سے استحصال ناجائز کے لئے تیار ہو تو ہمیں اُس سے کیسی نفرت پیدا ہوگی۔ پس اسی طرح دوسروں کی طبیعت کا اندازہ کرلو۔ استحصال ناجائز کا یہی مطلب نہیں کہ دوسروں سے آپ ناجائز طور پر زر نقد وصول کریں۔ نہیں بلکہ آپ کسی قسم کا فائدہ حاصل کرنے کے لئے دوسرے پر جابرانہ دباؤ نہ ڈالیں اور

کوئی شخص خواہ کتنا ہی آپ کے بس میں کیوں نہ ہو۔ لیکن کبھی اپنے اختیارات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کریں ؎

شیریں زبانی

یہ وہ بے نظیر طاقت ہے جو دوسروں پر جادو کا اثر پیدا کرتی ہے کسی کے دل پر قبضہ کرنے کی اس سے اچھی کوئی تدبیر نہیں کہ آپ اُس سے شیریں زبانی کے ساتھ پیش آئیں۔ فی الحقیقت شیریں زبانی ایک جادو ہے۔ بادشاہ سے لے کر فقیر تک کوئی ایسا نہیں جو شیریں زبانی کا حاجتمند نہ ہو یا شیریں زبانی اس کے لئے مفید نہ ثابت ہوئی ہو اگر کوئی شخص شیریں زبانی کے ساتھ ایک بُری بات بھی کہنی چاہے۔ تو سننے والے کو ناگوار نہیں معلوم ہوتی۔ دنیا کے تمام مقاصد حاصل کرنے کے لئے جن کو دوسروں سے تعلق ہو سکتا ہے شیریں زبانی کی اشد ضرورت ہے۔ جو امیر لوگ شیریں زبانی کے عادی ہیں وہ عوام کے قلوب آن کی آن میں مسخر کر لیتے ہیں۔ جو غریب لوگ شیریں زبانی کا لحاظ رکھتے ہیں۔ اُن کی جانب ذی اثر لوگوں کا رحم خصوصیت کیساتھ متوجہ ہو جاتا ہے جو شخص شیریں زبانی کے عمدہ ترین وصف سے موصوف ہو۔ وہ حقیقت میں ایک دولت رکھتا ہے۔ ایسی دولت جس کا مقابلہ کوئی بڑی سے بڑی جاگیر بھی نہیں کر سکتی۔

پس ہمارے اُن دوستوں کو جو فن تسخیر میں کمال حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لازم کہ شیریں زبانی کو اپنا شعار بنائیں۔ جس سے گفتگو کریں عمدہ اور مناسب الفاظ اور نرم و دلپسند لہجہ میں گفتگو کریں ؎

پاکبازی

پاکبازی کا لفظ بہت عام ہے اور بہت سے معنی کو شامل ہے۔ لیکن میں نے قصداً اس جگہ استعمال کیا ہے۔ اور اس عنوان کے تحت میں جو کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ وہ اگرچہ چند خاص باتیں ہوں گی لیکن معزز احباب کو لازم ہے کہ جو امور رہ جائیں اُن کو بھی اس عنوان کے اندر قائم کریں۔ میں اس مضمون کو بہت اختصار کے ساتھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن پھر بھی مجھے اس ایک عنوان کے تحت چند خاص عنوان قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ اور پھر اُس کے بعد اپنے خیالات ہر عنوان پر ظاہر کروں گا۔ میرے خیال میں انسان کے تمام ارادوں اور حرکات سکنات سے پاکبازی کو تعلق ہے۔ اور تمام اعضاء اپنی بے ضابطگی سے غیر پاکبازی کے مجرم قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ میں سب سے پہلے آپ کو ایک ایسی قوت کی طرف متوجہ کرتا ہوں جو دنیا کے بہتر سے بہتر مال و متاع کی مخبر اور جاسوس ہے جو اکثر آپ کے نیک ارادوں کو بدلتی ہے۔ اور جو اکثر آپ کو قعر گناہ میں گراتی ہے اور جو اکثر آپ کے دل کو برباد کرتی ہے۔ اور وہ کیا ہے۔ وہ آپ کی قوت باصرہ ہے وہ آپ کی نظر ہے۔ وہ آپ کی پتلیوں کا نور ہے۔ پس بہت سخت ضرورت ہے کہ آپ اُس کی روک تھام کیجئے۔ اور اپنی نظر کو نامناسب اور نازیبا اور ناجائز نظاروں سے بچائیے۔ کون سے نظارے ناجائز ہیں؟ اس بات کو ہر شخص خوب جانتا ہے۔ اور اچھی طرح سمجھتا ہے۔ اُن کی تشریح کی ضرورت نہیں۔ لیکن ناجائز مناظر کے دیکھنے سے نظر کو روکنا اتنا ہی مشکل ہے جتنا کہ ایک پہاڑ کو اپنے سر پر اٹھا لینا۔ ہاں سمجھدار اور ہوشمند لوگ آسانی کے ساتھ ایسا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ جب وہ ناجائز طور پر کسی طرف دیکھتے ہیں تو اُن کا دل یہ فیصلہ

کرتا ہے کہ اگر اس قسم کی ناجائز کارروائی کوئی دوسرا شخص اُن کیساتھ کرے تو اُن
کا دل کس حد تک خوش ہوگا۔ اور جب وہ اس کا اندازہ کر لیتے ہیں تو پھر کسی طرف
ناجائز نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ پس اسی طرح کے منصوبے اپنے دل میں قائم کرکے
آپ بھی اپنی قوت باصرہ سے ناجائز کام نہ لیں۔ اور وہ پاکیزہ نور جو آپ کی پتلیوں میں
خدا نے نیک کاموں کے لئے ودیعت رکھا ہے۔ اُسے ناپاکی سے آلودہ نہ کریں
جب آپ اپنی نظر کی روک تھام میں کامیاب ہو جائیں گے۔ تو اُمید ہے کہ آپ کے
دل میں بُرے خیالات بہت کم پیدا ہونگے۔ کیونکہ انسان بسا اوقات صرف نظر کی
دھوکہ بازی سے گناہگار اور سیاہ کار بنجاتا ہے۔

نظر کی طرح زبان کو بھی ناپاک خیالات کے اظہار سے محفوظ رکھنے کی کوشش
کیجیے اور اپنے دیگر اعضاء کو بھی گناہ میں آلودہ ہونے سے بچائیے۔ اور ان سب
بیانوں کے ساتھ بڑے بڑے گناہوں اور ہولناک جرموں کے قریب نہ جائیے۔
بحالتِ موجودہ بہت سے ایسے گناہ ہیں۔ جو عقل۔ مذہب اور عرف عام کے نزدیک
گناہ ہیں۔ لیکن قانون نے اُن کو جائز رکھا ہے۔ لہذا اُن گناہوں سے بھی آپ کو
کنارہ کش رہنا چاہیئے۔ ہم کو خوب معلوم ہے۔ اور زمانہ جانتا ہے کہ عصمت و عفت
کے معاملہ میں مردوں کا رتبہ عورتوں سے بھی کم ثابت ہوا ہے۔ بعض نامعقول
لوگوں کا یہ خیال ہے کہ عصمت اور عفت صرف عورتوں ہی کا زیور ہے۔ اور
مردوں کے لئے یہ کوئی ضروری بات نہیں ہے۔ لیکن ہر عقلمند شخص ضرور اس
خیال کی مخالفت کریگا۔ کہ عصمت کو عورتوں کے ساتھ مخصوص ہونے کی کوئی وجہ
نہیں معلوم ہوتی۔ بلکہ وہ مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے بیحد ضروری
ہے۔ کیا وہ لوگ دنیا میں عزت پا سکتے ہیں؟ کیا اُن لوگوں کا نام نیکی کے ساتھ
کسی کی زبان پر آسکتا ہے؟ کیا وہ لوگ ہر دلعزیزی حاصل کرسکتے ہیں؟ کیا

کیا اُن لوگوں میں یہ قدرت ہو سکتی ہے کہ دنیا کے دلوں کو مسخر کر لیں جو زناکار ہیں۔ سیہ کار ہیں۔ بدکار ہیں۔ یا اسی قسم کے کسی گناہ کے عادی ہیں۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ عادی ہونا تو ایک بڑی بات ہے۔ اگر کوئی شخص ایک دو بار بھی ایسے ذلیل جرم کا مرتکب ہوگا تو کبھی قیامت تک اس کا وقار نہیں ہو سکتا۔ اور زمانہ ہمیشہ اُس کو نہایت حقارت کی نظر سے دیکھے گا۔

جو شخص لوگوں کے قلوب تسخیر کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن لوگوں کو یہ خواہش ہو کہ وہ دلوں پر حکمرانی کریں اُن کا فرض ہے۔ کہ پہلے اپنے دل پر قبضہ حاصل کریں سب سے پہلے اپنی طبیعت پر قابو پانے کی کوشش کریں۔ اور اپنی نفسانی خواہشوں کا زور کم کریں۔ جو صاحبان خود اپنے نفس کو جو ہر طرح اُن کے امکان میں ہے۔ اپنے قبضہ میں نہیں لا سکتے۔ وہ کس منہ سے دوسروں کے دلوں پر قبضہ حاصل کرنے کے لئے آمادہ ہونا چاہتے ہیں۔

بہر کیف اگر آپ تسخیر کی بادشاہی کے طالب ہیں۔ تو دنیا میں نہایت عصمت مآب زندگی بسر کرنے کی کوشش کیجئے اور ثابت کر دیجئے کہ آپ اپنے وقت کے ولی اور بہت بڑے بزرگ ہیں۔ اور جب آپ کی عصمت مآبی روشن ہو جائے گی۔ تو دنیا آپ کو آنکھوں میں جگہ دے گی۔ اور ہر شخص آپ کے تقدس کا ثناخوان ہوگا۔ اور اس طرح آپ اپنے دل کے اہم مقاصد اور مدارج عالی میں کامیاب ہوں گے۔ جو لوگ عصمت مآب نہیں ہیں۔ اُن کو زمانہ جن الفاظ سے یاد کرتا ہے۔ اور دنیا میں اُن کی جو حالت ہے۔ وہ اُمید ہے کہ آپ کے لئے نہایت سبق آموز ثابت ہوگی۔ اور بالخصوص جب آپ اس کتاب کے اس مضمون تک پہنچیں گے۔ تو اپنے خیالات اور ارادات سابقہ سے کنارہ کش ہو کر آئندہ کیلئے نہایت محتاط بن جائیں گے۔

آخری التماس

ہم کو اس کتاب کے متعلق جو کچھ لکھنا تھا لکھ چکے۔ لیکن پھر بھی ہمارا خیال ہے کہ ابھی بہت سی باتیں احاطہ تحریر میں نہیں آئیں۔ لہذا ہم اپنے معزز ناظرین اور عاملین سے عرض کرتے ہیں کہ جو باتیں اُن کو اس کتاب کے رقم شدہ امور کے علاوہ معلوم ہوں اور وہ ہمارے اس خاص مقصد کے مفید پائیں اُن پر عمل کرنے سے دریغ نہ کریں۔

جب احباب ہماری ہدایتوں پر عمل کریں گے اور تسخیر میں کمال حاصل کر لیں گے تو ہمکو خوب معلوم ہے کہ اُن کی زندگی میں ایک عجیب انقلاب پیدا ہو جائیگا۔ لوگ نہ معلوم کس خیال سے اس کتاب کو خرید فرمائیں گے اور خدا جانے کن اُمیدوں کے ساتھ ان اوراق کو پڑھیں گے۔ اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ کس شوق میں وہ ان ہدایتوں پر عمل کرینگے۔ اور اس کی خبر خدا ہی کو ہے کہ ان ہدایتوں پر عمل کرنیکے بعد اُن کا نتیجہ کیا ہوگا۔ مگر ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب پر عملدرآمد کے بعد اپنے تمام اگلے خیالات کو بھول جائیں گے۔ اُن کے دل میں کچھ اور ہی قسم کے جذبات کی لہریں اُٹھیں گی اور کیا عجب ہے کہ جس مقصد کو پیش نظر رکھ کر اُنہوں نے یہ کتاب منگائی ہو وہ اُن کی نظر میں ہیچ معلوم ہونے لگے۔ اور اُس منزل عالی کیطرف اُن کے روحانی قدم بڑھیں جس کیلئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔

اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ بہت سی تمنائیں انسان کے دل میں صرف اس لئے پیدا ہوتی ہیں۔ کہ اُس میں اخلاقی کمزوریاں ہوتی ہیں۔ یا وہ ابھی دنیا کے نشیب و فراز سے واقف نہیں ہوتا۔ یا اُس کے دل میں خدا کا خوف نہیں ہوتا۔ یا وہ عواقب اور انجام کار سے ناآشنا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ اگر اس کتاب کے ناظرین نے اس کی مندرجہ ہدایات پر

عمل کیا تو اُن کی اخلاقی کمزوریاں یقیناً دور ہو جائیں گی۔ جب اخلاقی کمزوری باقی نہیں رہے گی۔ تو دنیا کی ہر چیز اپنے اصلی رنگ میں اُن کو نظر آنے لگے گی۔ اور اس لحاظ سے گویا وہ دنیا کے اکثر نشیب و فراز اور گرم و سرد سے واقف ہو جائیں گے۔ اُن میں عاقبت بینی اور مآل اندیشی کا خیال بھی پیدا ہو گا۔ اور ان سب باتوں کے ساتھ ہی خدا کا خوف بھی اُن کے دل و دماغ میں تہذیب و شائستگی کی روشنی پیدا کرے گا۔ اور اس طرح یقینی طور پر صدہا باطل تمنائیں اور بیجا خواہشیں اُن کے دل سے دور ہو جائیں گی۔

فرض کیجئے کہ کوئی شخص دامِ محبت میں اسیر ہے۔ اور محبوب کو تسخیر کرنے کے لئے اُس نے یہ کتاب منگائی ہے۔ تو ظاہر ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ اور اس کی ہدایتوں پر عمل کرنے کے بعد وہ اس ناجائز محبت سے توبہ کرے گا۔ اور تمام نفسانی وسوسے اُس کے دل سے دور ہو جائیں گے۔ اور اگر یہ محبت جائز ہے تو اس کتاب کے پڑھنے اور اُس پر عمل کرنے کے بعد اُس میں ایسی خوبیاں پیدا ہو جائیں گی اور اُس کی اخلاقی حالت ایسی قابل تعریف ہو جائیگی کہ وہ شخص اُس کی پرستش کرنے لگے گا۔ اور اس طرح وہ اپنی جائز محبت سے بہرہ اندوز ہو سکیگا اسی طرح اور امور کو بھی سمجھنا چاہیئے۔ بہر کیف ہمارا یہ دعویٰ ہے۔ اور عمل اس دعوے کو صحیح ثابت کر سکتا ہے۔ کہ اگر ہماری کتاب کی ہدایات کی کماحقہٗ پیروی کی جائے تو یقیناً ہر شخص اپنے مقاصد میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اور دنیا میں نیک نام زندگی بسر کر سکتا ہے

اب میں ان ظاہری تدابیر کے بعد چند مجرب عملیات اُن ناظرین کے لئے درج کرتا ہوں۔ جو ان مادی کوششوں سے کامیاب نہ ہو سکیں۔ تاکہ وہ دوسری دنیا میں تقدیر آزمائی کر سکیں۔"

باب عملیات

(از جناب مولوی سید محمد الیاس صاحب جارچوی)

اصل عملیات تو تسخیر کے لئے انسانی اخلاق ہیں جو بلا کسی جد و کشش کے ہر شخص کو اپنا والہ و شیدا بنا لیتے ہیں جیسا کہ اول باب میں مذکور ہوا۔ مگر بعض محبت کے مارے ایسے بے صبر بھی ہیں جو اپنے نفس پر حاوی نہیں اور اپنے اخلاق کو درست کرنا کار عظیم جانتے ہیں ان کی خواہش اور اصرار نے ہمیں باب دوئم کے اضافہ پر مجبور کیا ہے اور بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ اعمال مہیا کئے ہیں، اگر صاحبان اعتقاد اعمال ذیل کو سچے اعتقاد سے بالشرط عمل میں لائیں گے، تو امید واثق ہے کہ وہ بہت جلد فائز المرام ہوں گے، اور اپنا دامن گوہر مقصود سے بھر لیں گے، ہمنے ان خطوط کی بنا پر جو ہمیں مختلف حاجتمندوں سے وصول ہوئے ہر قسم کے مجرب اعمال مہیا کئے ہیں اور کتاب ہذا میں لکھدیئے ہیں اب یہ حاجتمندوں کی رائے پر منحصر ہے کہ وہ قرآنی عمل سے اپنے مطلب براری کریں یا سفلی اعمال کو کام میں لائیں۔ شرعی طور پر ان اعمال کے جائز ناجائز استعمال کے وہ خود ذمہ دار ہیں۔ ہم صرف اس قدر جتا دینا مناسب سمجھتے ہیں کہ انسانی شرافت اس بات کی مقتضی ہے کہ خواہشات نفسانی کا رخ افعال ناجائز کی طرف منعطف نہو، ورنہ علاوہ اس ذمہ داری کے جسکے جوابدہ وہ بروز محشر ہوں گے۔ اگر دنیا میں کوئی نقصان ان کو پہونچ جائے تو سوائے کف افسوس ملنے اور خود کردہ را علاج نیست کی فریاد کرنے کے اور کوئی چارہ نہو گا پس لازم ہے کہ جوش محبت والفت میں آنکھوں پر غفلت کا پردہ نہ آنے دیں اور سوچ سمجھ کر کام کریں۔ بر رسولاں بلاغ باشد و بس۔

نوٹ۔ اعمال کے لئے اکل حلال، صدق مقال اور طہارت ضروری ہے ساتھوں

کا حال نجوم کی پوری واقفیت کے بغیر نہیں ہو سکتا، اگر اس کی تشریح کی جائے تو ایک دوسری کتاب طیار ہو جائے
پس آپکو چاہیئے کہ اپنے شہر کے کسی عامل یا نجومی سے ساعتوں کے متعلق ضروری معلومات حاصل کر لیں،
قرآنی آیات اور عربی عبارتیں صحیح اداکے ساتھ پڑھیں خواہ کلام مجید میں دیکھ لیں خواہ کسی عالم یا حافظ سے صحت کرالیں۔

اعمال قرآنی

اول آخر درود شریف کے ساتھ سورۂ مزمل کا پہلا رکوع ۱۲ بار اور دوسرا رکوع گیارہ بار پڑھ کر پانی پر دم کرو، تھوڑا پانی اپنے منہ اور سر پر لگاؤ اور پانی باندھ کر پی کر بادشاہ یا حاکم کے روبرو جاؤ۔ خاطر خواہ کامیابی ہوگی

سلامٌ قولاً من ربّ الرحیم سے ایّھا المجرمون تک سات بار پڑھو اور اپنے اوپر دم کرلو۔ پھر بادشاہ کے روبرو جاؤ دعا گوئی حاصل ہوگا

جمعہ کے دن پہلی ساعت میں چینی کی رکابی پر آہنی قلم اور مشک و زعفران سے سورۂ فاتحہ لکھو۔ پھر اسے گلاب سے دھو کر ایک شیشی میں رکھ لو اور اس شیشی پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرلو، ضرورت کے وقت قدرے گلاب منہ پر مل کر بادشاہ یا حاکم کے پاس جاؤ،

حسب ذیل دعا زوال کے وقت ۲۲ بار پڑھو اور جس شخص کو مسخر کرنا ہو۔ اس کا تصور قائم رکھو۔ انشاءاللہ تین دن میں مقصد حاصل ہوگا،

اللّٰھمّ انت لقادر وانا المقدور ومن یدع المقدور الا قادر یارب یارب یا ربّ،

اگر ان آیات کو اپنا ورد بنالو تو مخلوق کی نگاہ میں غیر معمولی عزت حاصل ہوگی اور ہر شخص مطیع رہے گا، آیتیں یہ ہیں،

سلامٌ قولاً من رب الرحیم، سلامٌ علی المرسلین، سلام علی الیاسین۔ وسلام علی نوح فی العالمین، سلام علی موسیٰ وھارون، سلامٌ علیٰ ابراھیم، سلام ھی حتی مطلع الفجر سلامٌ علیکم فادخلوھا خالدین۔

اول وآخر تین تین بار درود شریف پڑھ کر تیرہ سو مرتبہ یا مُسْتَطِیعُ نماز فجر کے بعد ہمیشہ پڑھا کریں۔ تسخیر خلائق کے لئے بے نظیر ہے۔

آیات ذیل کو قند، مصری یا گلاب پر دم کر کے شوہر کو پلایا جائے یا ان کو کاغذ پر لکھ کر اور تعویذ بنا کر بیوی اپنے پاس رکھے تو شوہر مطیع رہے گا، پوری عبارت کلام مجید میں دیکھ لیں۔

ان اصحٰب الجنة الیوم (فاکھون) تک وازواجھم (متکؤن) تک لھم فیھا فاکھة (یدعون) تک،

یہ آیت محبت کے لئے شیرینی وغیرہ پر دم کر کے محبوب کو کھلائیں کیسی ہی نفرت ہو، محبت سے بدل جائے گی، آیت یہ ہے، اعراب کلام مجید میں دیکھ کر یا کسی حافظ سے پوچھ کر درست کر لیں۔

وجعلنا من بین ایدیھم سدًا ومن خلفھم سدًّا فاغشینٰھم فھم لا یبصرون سواءٌ علیھم

اگر مرد کو تسخیر کرنا ہو تو بچھڑے کا دل اور اگر عورت کو تسخیر کرنا ہو تو بچھری کا دل جو صحیح و ثابت ہوئے کر یکشنبہ یا سہ شنبہ کے دن مطلوب کا نام لکھہ کر ایسی جگہ دفن کرو جہاں کسی عورت کا گذر نہو اور نہ کسی عورت کا اس پر سایہ پڑے پھر اسکے اوپر اتنی آگ جلاؤ کہ ۴۰ روز تک جلتی رہے، اور کسی وقت نہ بجھنے پائے ۔ ہر روز نماز فجر ادا کرکے اس آگ کے پاس جاؤ اور قبلہ کی طرف منہ کرکے ایک بار سورۂ یٰسین شریف پڑھو. جتنی دفعہ لفظ مبین آئے اپنا مطلب ظاہر کرو، لیکن دو مبینوں یعنی عدو مبین اور خصیمٌ مبین پر خاموش رہو، اگر محبوب ہزار میل پر بھی ہوگا تو بیتابانہ حاضر ہوگا،

سورۂ فاتحہ برائے محبت ۷۰ مرتبہ پانی پر دم کرکے پلایا جائے محبت پیدا ہو جائے گی مگر پانی پر دم کرنیوالا ایسا شخص ہو جو پابند صوم و صلوٰۃ ہو نہ حرام کھاتا ہو نہ جھوٹ بولتا ہو،

بروز یکشنبہ نوچندی ماہ ثابت میں بر وقت طلوع آفتاب اس تعویذ کو کاغذ پر لکھہ کر کنوئیں میں لٹکا دیوے تاکہ وہ ہوا سے ہلتا رہے انشاء اللہ مطلوب مبتلائے محبت ہوگا،

توکل علی اللہ بالخیر برحمتک یا ارحم الراحمین فلاں ابن فلاں فلاں ابن فلاں کی محبت میں بیتاب و بے چین ہو العجل العجل العجل.

آیات ذیل کی تلاوت سے مال وجاہ و ترقی رزق ہوتی ہے اور تجارت میں

اللہ برکت عطا فرماتا ہے اور تمام آفات بری و بحری سے محفوظ رکھتا ہے اگر کوئی شخص اپنے نام کے اعداد کے برابر روزانہ پڑھے اور چلہ ختم کرے اور بعدہٗ پانچ مرتبہ روزانہ پڑھتا رہے تو جب کوئی کام ہو ایکدن اپنے نام کے تعداد کے مطابق پڑھ ڈالے انشاء اللہ مراد حاصل ہو گی،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ج وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ج وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَیْنِ ج وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ۝ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ط وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ط اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۝ دعا مانگو،

حسب فرمودہ آنحضرت صلعم یہ آٹھ آیتیں بمنزلہ ستر الٰہی کے ہیں گویا آٹھ خزانہ ہیں جس میں اسم اعظم بھی شامل ہے ان کا تلاوت کرنا صبح و شام بعد نماز ایک ایک مرتبہ ہمیشہ تمام جن و انس کے شر اور شیطان کے مکر سے امن میں رکھتا ہے ابواب رزق کشادہ ہوتے ہیں، کسی قسم کا رنج و غم نہیں پہونچتا۔ شر اعدا سے محفوظ رہتا ہے، سلاطین و حکام و اکابرین سے نصرت ملتی ہے۔ جس طرف جس خواہش سے رُخ کرے تمام حوائج پورے ہوں نیز تسخیر جن و انس حاصل ہو، اور تلاوت کرنے والا آمر زیدہ مرے گا، اور تمام کام اس کے پسندیدہ ہونگے طریق تلاوت حسب ذیل ہے۔

اول یا اللہ گیارہ مرتبہ کہہ کر یہ دعا پڑھے یَا خَیْرَ الرَّازِقِیْنَ یا

عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا عَفُوُّ یَا غَفُوْرُ یَا سَمِیْعُ یَا بَصِیْرُ یَا عَلِیُّ یَا کَبِیْرُ
یَا لَطِیْفُ یَا خَبِیْرُ یَا غَنِیُّ یَا حَمِیْدُ یَا رَؤُفُ یَا رَحِیْمُ اِفْتَحْ
بَابَ رَحْمَتِكَ وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا بِرَحْمَتِكَ
یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
اَجْمَعِیْنَ ۝ پھر ایک مرتبہ آیات ذیل پڑھے۔

وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْا اَوْ مَاتُوْا لَیَرْزُقَنَّهُمُ
اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝ لَیُدْخِلَنَّهُمْ
مُّدْخَلًا یَّرْضَوْنَهٗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِیْمٌ حَلِیْمٌ ۝ ذٰلِكَ وَمَنْ
عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِیَ عَلَیْهِ لَیَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ اِنَّ
اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ
یُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ
الْحَقُّ وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ
هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ۝ لَهٗ مَا
فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ۝
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِیْ
فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَیُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ
اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ پھر یا اللہ پندرہ مرتبہ
کہہ کر دعا مانگے،

برائے حاجت، نوچندی جمعرات کو بعد عشاء چار رکعت نماز بہ دو سلام

اس طرح پڑھے کہ بعد الحمد گیارہ مرتبہ قُلْ هُوَاللّٰه دوسری میں ۲۱بار تیسری میں ۳۱ بار اور چوتھی میں ۴۱ مرتبہ قل ہو اللہ پڑھے بعد سلام آخر میں ۵۱ بار قل ہو اللہ اور اکیاون بار درود پڑھ کر سجدہ میں جاکر سو مرتبہ یا رَبّ اور سو مرتبہ یا اللہ کہہ کر دعا کرے اور پھر درود پڑھتا ہوا سورہے ۔

برائے حب یہ آیت ، مرتبہ شیرینی یا نمک پر پڑھ کر کھلائے اور عمل روز جمعہ صبح کو طلوع آفتاب کے وقت کرے ، اگر قران السعد میں ہو تو تیر بہدف کام کرے گا یُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ،
فلاں بن ...... لکھدو ،

جمعہ کے روز طلوع آفتاب کے وقت ، عدد گل خوشبو دار پر یہ دعا پڑھ کر سونگھا دے اور چند جمعہ یہ عمل کرے انشاءاللہ کامیاب ہوگا ، وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ ابنِ دَاؤُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْقِيَاءِ عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا قَدْ شَمَّهٗ اَنَا رَبٌّ
فلاں ابن فلاں کو فلاں بن فلاں کی محبت میں بے چین و بیتاب کر ۔
العجل العجل العجل ،

نہایت زود اثر ، بروز نوچندی یکشنبہ کو جبکہ آفتاب برج حمل میں ہو طلوع آفتاب کے وقت یہ بارہ نام مع نامہائے طالب و مطلوب مشک و زعفران سے لکھ کر فلیتہ بنائے اور روئی لپیٹ کر منہ فلیتہ کا خانہ مطلوب کی طرف کرے اور خوشبودار روغن جلائے ، فلیتہ جلنے نہ پائے گا ، کہ مطلوب حاضر ہوگا ،

دَ سَهُوَ سَمَ فَتَحَ اَسَمَ سَمَ اَبَرَ وَقَعَ صَدُوْ وَسَامِعِ وَلَا اَنْ طَلَبَ فَسَمِ حِيمَ نام مطلوب کا مع نام مادر لکھے

بعد نماز جمعہ جس وقت نماز سے فارغ ہو فوراً عمل شروع کر دیوے، آگ کا انتظام پہلے سے ہو، ۴۰ دانہ مرچ سیاہ لیکر ہر دانہ پر ایک ایک مرتبہ سورۃ الم تر کیف باموکل پڑھے اور آگ میں جلاتا جائے اور مطلوب کا نام مع مادر لیتا جائے اور اس کی آمد کا تصور بالیقین دل میں رکھے، محبت سے بے چین ہو جائیگا سورۃ باموکل یہ ہے،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الم تر کیف بحق یا جبریل یا بدوح فعل ربک بحق یا اسمائیل بحق یا بدوح باصحاب الفیل بحق یا کاکائیل یا بدوح الم یجعل کیدھم بحق یا لوما ئیل بحق یا بدوح فی تضلیل بحق یا میکائیل بحق یا بدوح وارسل علیھم بحق یا اسرافیل بحق یا بدوح طیراً ابابیل بحق یا ناتائیل بحق یا بدوح ترمیھم بحجارۃ بحق یا اجمائیل بحق یا بدوح من سجیل بحق یا کشفائیل بحق یا بدوح فجعلھم کعصف ماکول بحق یا میکائیل بحق یا بدوح

جس کسی کو اپنے محبت میں مبتلا کرنا منظور ہو تو چاہیئے کہ نوچندی اتوار کو طلوع آفتاب کے وقت اس تعویذ کو کاغذ پر مشک و زعفران سے لکھ کر شربت یا دودھ یا پانی میں گھول کر اور ۲۱ مرتبہ یہ ہی دعا پڑھ کر پلا دے اسی وقت محبت کا اثر دیکھے انشاء اللہ،

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین باندہا دل فلاں بنت فلاں
کا فلاں بن فلاں کے دل سے الرحمن الرحیم باندہیں آنکھیں فلاں بنت فلاں
کی فلاں بن فلاں کے دل سے مالک یوم الدین باندہا دہن فلاں بنت فلاں
کا فلاں بن فلاں کے دل سے ایاک نعبد وایاک نستعین باندہا گوش
فلاں بنت فلاں کا فلاں بن فلاں کے دل سے اہدنا الصراط المستقیم
باندہا حلق اور زبان کو فلاں بنت فلاں کا فلاں بن فلاں کے دل سے صراط
الذین باندہا سر سے پاؤں اور پاؤں سے سر تک فلاں بنت فلاں کا فلاں
بن فلاں کے دل سے انعمت علیہم باندہا ناف سے زانوؤں تک فلاں بنت فلاں
کا فلاں بن فلاں کے دل سے غیر المغضوب علیہم باندہیں تین سو ساٹھ
رگیں اور اندام فلاں بنت فلاں کا فلاں بن فلاں کے دل سے ولا الضالین
باندہے جملہ دم قدم فلاں بنت فلاں کا فلاں بن فلاں کے دل سے
باسم فلاں بن فلاں علی حب فلاں بنت فلاں العجل العجل العجل الساعت الساعت
الساعت،

یحبہم تا الکفرین (پارہ ۶ رکوع ۸ سورۂ مائدہ) شیرینی پر دم کرکے
معہ نام چہار اسم کہلائے محبت ہوگی۔

برائے حب فان تا عرش العظیم تین بار شب جمعہ وقت نصف شب پڑہے
اور یہ دعا پڑہے۔ اللّٰھُمَّ اَنْتَ الرَّبُّ حَسْبِیْ مِنْ فلاں بن فلانۃ اَوْ فلانۃ
بنت فلانۃ اَعْطِفْ قَلْبَہٗ اَوْ قَلْبَھَا عَلَیَّ وَ ذَلِّلْہٗ وَ اَوْ ذَلِّلْھَا اِلَیَّ
پہر دعا مانگے

برائے حب اِنَّ الَّذِیْنَ تا وُدًّا (پارہ ۱۶ سورہ مریم رکوع ۶) شیرینی پر دم کرکے کھلائے

برائے حب وبغض ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ تا بذات الصدور (پارہ ۴ آیتہ قطب رکوع ۱۲) ۲ قبریں جس جگہ برابر قطاریں مل جائیں ہرایک کے سرہانے بیٹھ کر آیۂ موصوف اکیس اکیس بار پڑھے اور اس قبر کی مٹی پر دم کرکے جمع کرتا جائے اور پھر اسی طرح ہرایک کی پائینتی کی مٹی اٹھاتا جائے اور دونوں مٹی کی شناخت رکھے سرہانے کی مٹی محبت کے واسطے اور پائین کی مٹی عداوت کے واسطے کارآمد ہے جسکے دامن سے لگائے وہ ہمراہ ہوجائے اور افتراق کا کامل اثر اس پر خوب ہوتا ہے جسکو اس مٹی سے مسخر کیا ہو،

پ۱۶ سورہ طٰہٰ ۲۶

برائے حب وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ تا فتونا ۲۱ پھول خوشبودار روزانہ اس طرح تیار کرے کہ ہر پھول پر اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود پڑھے اور ایک مرتبہ آیۂ بالا، جب اس طرح اکیسوں پھول تیار ہوجاویں تو محبوب کو سنگھادے یا اس کے راستہ میں دروازے کے باہر ڈالے انشاء اللہ تعالیٰ جلد مطلب حاصل ہو۔

برائے حب اِنَّآ اَوْحَیْنَا تا داؤد زبورا (پارہ ۶ سورہ نسا رکوع ۲۳) لو چندی ہفتہ سے شروع کرے اور بعد نماز عشا تین سو بار پڑھے گیارہ روز تک متواتر پڑھا کرے اور دن میں دو پہر کو ۵ فلفل سیاہ پر دم کرکے باوضو آگ پر جلائے، بارہویں شب اسی آیہ کو پڑھ کر دم کرکے سو جائے، انشاء اللہ مطلوب حاضر ہووے،

برائے ترک زنا۔ یا ایھا الذین تا ماہرین پارہ ۶ سورۃ مائدہ رکوع ۱

مرد یا عورت زانیہ کے ملبوس پر جس میں اس کا پسینہ شامل ہو لکھکر تعویذ بنائے اور یہ دعا ۸۸ مرتبہ دم کرے بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم بحق ھذہ الآیۃ العظیمۃ امح الزنا و الزیغ و الزان من قلب فلانۃ بنت فلانۃ (نام معہ مادر) و دین ظاھرہ و باطنہ باخلاق الحمیدۃ بحرمۃ نبینا محمد ذی الخلق العظیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بحرمت اخلاق اولیائک واصفیائک اجمعین فعال لما یرید و انت ارحم الراحمین

پھر تعویذ کی طرح لپیٹ کر قبر کہنہ میں دفن کرے اور وقت دفن یہ دعا پڑھے انشاء اللہ زنا سے نفرت ہو جائے گی۔ اللھم امت فعل الزنا و حبہ و الاخلاق الذمیمۃ من قلب فلانۃ بنت فلانۃ او من قلب فلاں بن فلاں

اعمال جفر

جب آفتاب کو شرف ہو تو ساعت سعد میں ہرن یا شیر کی جھلی پر حروف ذیل لکھو۔ اور اس جھلی کو تہ کرکے انگوٹھی کے نگینے کے نیچے رکھ لو، جب تم اس انگوٹھی کو پہن کر بادشاہ کے پاس جاؤ گے اسے اپنا مطیع و مسخر پاؤ گے حروف یہ ہیں۔

ح د ر ا س ص ط ع ک ل م و ہ لا

مطلوب کو محبت سے بے قرار کرنے کے لئے شرف آفتاب میں یہ نقش سونے کی لوح پر کندہ کریں، اپنا اور مطلوب کا نام بھی لکھیں۔ پھر لوح کو آگ میں جلالیں جب مطلوب حاضر ہو تو لوح کو بائیں بازو میں باندھیں۔

نقش یہ ہے

۲۷۴	۲۷۷	۲۸۰	۲۶۷
۲۷۹	۲۶۸	۲۷۳	۲۷۸
۲۶۹	۲۸۳	۲۷۵	۲۷۲
۲۷۶	۲۷۱	۲۷۱	۲۸۱

بیقراری مطلوب کے لئے اس نقش کو لکھ کر کوزے میں رکھیں اور اس کے اوپر تھوڑی سی شکر ڈال دیں، اس کوزے کو آگ کے نیچے دفن کریں، جوں جوں آگ کی گرمی اسے پہنچے گی مطلوب بیقرار ہوگا۔

۳۷۲	۳۷۵	۳۷۹	۳۶۵
۳۷۸	۳۷۶	۳۷۱	۳۷۶
۳۶۷	۳۸۱	۳۷۳	۳۷۰
۳۷۴	۳۶۹	۳۶۸	۳۸۰

اگر کسی سے محبت کرنا مقصود ہو جس سے کہ مطلوب بیقرار ہو جائے تو لازم ہے کہ تثلیث زہرہ و مشتری میں یا شرف آفتاب میں تو بکرے (نر) کی شانہ کی ہڈی پر جو چھری کی زخمی نہ ہوگئی ہو نقش ذیل لکھ کر اور اسکے نیچے اپنا نام مادر کے اور مطلوب کا نام مع مادر کے لکھ کر تنور میں ڈال دیوے اور تنور سے تین روز تک آگ نہ خود لیوے اور نہ کسیکو لینے دے اور نقش لکھتے وقت خوشبو جلائے نقش یہ ہے۔

اوترا اوترا اوریا یکی سواحا احیا اوولی الجن والانس ابر برالدین

ط۱۱۱۶۷۹ ع ۷ ط۱۱۵۱۱ ۹۱۱ ۱۱۸۱۱۱۸۸۲۱۷

حب فلاں بن فلاں علی حب فلاں بنت فلاں

بترکیب مذکورہ بالا بہ تعین وقت کسی رنگ کے نر بکرے کے شانہ کی ہڈی پر لکھے

نگر کہڑے ہو کر لکھے اور چولہے میں دفن کرے اور تین روز متواتر جلائے مطلوب بیقرار ہو کر آئے گا

لھہ ۸ ا ۵ ا ۵ ا ۷ ا ا ا ۳ ا ۸ ا ۹ ا ۷

بجہ

حب فلاں بن فلاں علی فلاں بنت فلاں

ترکیب مذکورہ بالا بہ تعین وقت مشک وزعفران سے کہڑے کہڑے لکھے اور چولہے کے نیچے دفن کرے

ا ا ۹ ا ا ا ا ط ع ا ا ا ھ ا ا ا ا ا ۵ ا ا ط ۷ ا ۹ ا ۵ ا ۲ ر و ر ا

حب فلاں بن فلاں علی حب فلاں بنت فلاں

شرف آفتاب یا تثلیث زہرہ و مشتری میں بروز یکشنبہ طلوع آفتاب مشک وزعفران سے کاغذ پر لکھے معہ نام خود وبادر خود و نام مطلوب مع مادر مطلوب اور روئی لگا کر فلیتہ بنا کر روغن چنبیلی میں جلائے منہ فلیتہ کا خانہ محبوب کی طرف رکھے اور اس سے کاجل حاصل کرے یہ کام رات کو کرکے دوسرے روز صبح کو وہ کاجل اپنی آنکھوں میں لگا کر مطلوب کے سامنے جائے اور چار آنکھیں کرکے بے حجابانہ گفتگو کرے انشاء اللہ مطلوب بے قرار ہو جائے گا،

عادالالہ صععععہ طلعہہ

حب فلاں بن فلاں علی حب فلاں بن فلاں

روز یکشنبہ ماہ تابت میں طلوع آفتاب کے وقت سیاہ مرغی کے انڈے پر لکھکر چولہے کے نیچے اس انداز سے دفن کرے کہ زیادہ حرارت سے انڈا نہ جل جائے اور حرارت ضرور پہونچے، ایسا ہو انڈا سر دیڑا رہے۔

اام ط ع عع ععم ھ ھ حال حال حال سال سال لو ںک ھو حال حال

حب فلاں بن فلاں علی حب فلاں بنت فلاں

بروز یکشنبہ نوچندی ماہ ثابت میں بروقت طلوع آفتاب مشک و زعفران سے کاغذ پر لکھ کر مطلوب کے سر کے بال اور روئی لپیٹ کر فلیتہ بنائے اور شب کو روغن چنبیلی میں جلائے اور منہ فلیتہ کا خانہ محبوب کی طرف رکھے،

اا ح ا ۶ ا ۶ ع اا ع اا ۹ اا ۹ ۶ ۷ ۷ ۹ اا اا ۳ اا ۸ اا لا ۸ ۷ ۷ ۷ اا ۹ ا

حب فلاں بن فلاں علی حب فلاں بنت فلاں

شرف آفتاب یا تثلیث زہرہ و مشتری میں بروز یکشنبہ نقش ذیل تین کاغذوں پر لکھ کر تین فلیتے بنائے اور تین روز تک ہر روز نئے چراغ میں روغن چنبیلی جلائے اور اس کا اثر ملاحظہ کرے۔ شاہ محمد تبریزی کہتے ہیں کہ اس نقش میں عجیب و غریب اثر دوستی کا ہے۔

اااا ھ ط ط ص اا ا ع ۹ اا ۹ ۸ ۹ ۹ ۹ ۶ ۶

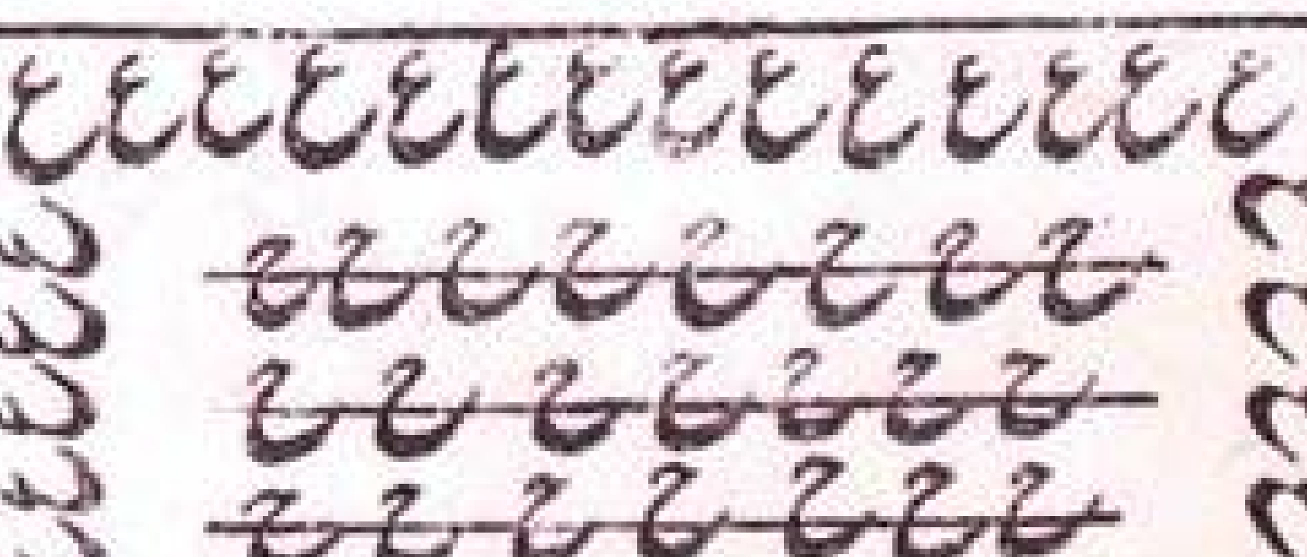
بنام فلاں بن فلاں علی حب فلاں بنت فلاں

آیتہ مفصل ذیل کو پان کی گلوری پر سات مرتبہ پڑھ کر سات یوم کھلائے آیت کے اعراب صحیح ہوں انشاء اللہ محبت زیادہ ہوگی انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ تھدی من اَحبَبتَ وَلٰکِنَّ اللہ یھدی من یشاء و ھو اعلم بالمھتدین

آیۂ ذیل کو ایک سانس میں سات مرتبہ پانی پر پڑھ کر پلانے سے محبت زیادہ ہو جاتی ہے اور پینے والا بیتاب ہو جاتا ہے۔ یحبونہم کحب اللہ والذین آمنوا اشد حبا للہ و یوم الذین ظلموا اذ یرون العذاب ان القوۃ للہ جمیعا و ان اللہ شدید العذاب

آیۂ مذکورۂ بالا یحبونہم الخ کو علاوہ پانی کے کسی کھانے کی شے پر پڑھ کر کھلانا یا چینی کے برتن پر مشک و زعفران سے لکھ کر اور دھو کر پلانا یا بوقت ظہر بعد نماز پڑھنے کے مشک و زعفران سے کاغذ پر لکھکر موم جامہ کرکے بازو پر باندھنا موجب ازدیاد محبت ہے۔ مگر حرام کا قصد ہرگز نہ کرے ورنہ قباحت ہوگی۔

ایک دائرہ ماہ ثابت میں جبکہ قمر برج سرطان میں ہو حسب ذیل ایک مستطیل کی شکل بناکر ستر عین (ع) اطراف میں لکھئے اور درمیان میں تین خط کھینچکر تیس مرتبہ حرف ح لکھے جیسا کہ دکھلایا ہے۔ لکھنے کے لئے مشک و زعفران کی دوات ہو اور بعد نماز جمعہ یہ عمل کیا جائے اور اس نقش کو گلاب سے یا پانی سے دھو کر محبوب کو پلائے انشاء اللہ بے قرار ہوگا۔



مطلوب کے استعمال مگر پاک کپڑے پر نقش ذیل لکھکر موم لپیٹ دلوی پھر اگر خاصیت آتشی ہے تو آگ میں نقش ڈال دیوے اور اگر خاصیت آبی ہے تو دریا میں ڈال دے۔ نقش صفحہ آئندہ پر لکھو

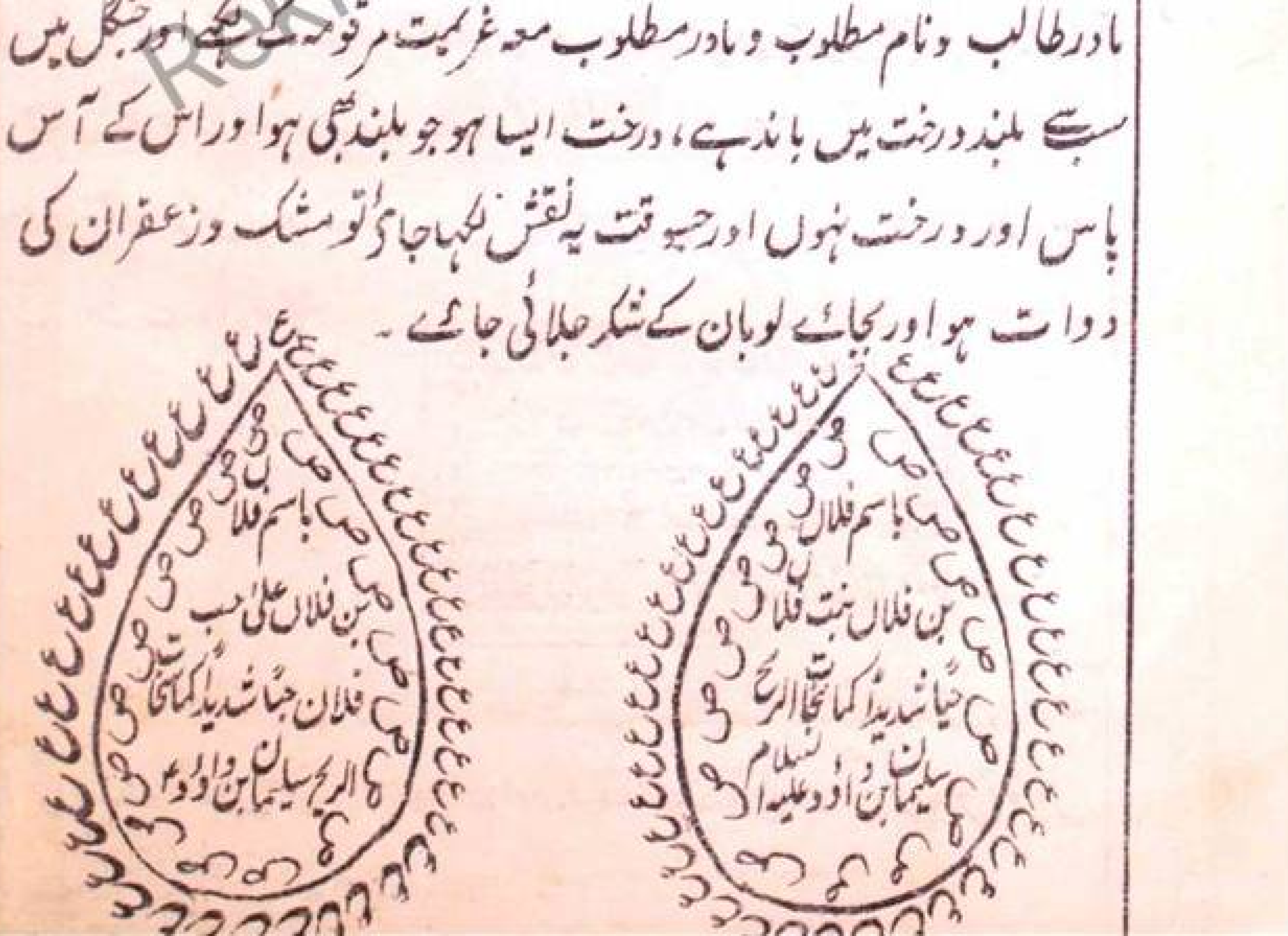
نقش یہ ہے

مہ ۸ ا ر ھ ااا ر ۱ ۹ ۱ د ھ ر ح

در محبت فلاں بن فلاں - فلاں بن فلاں بے قرار شود

مٹھائی یا میوہ پر آیت ذیل ایک سانس میں ۷ مرتبہ پڑھ کر کھلائے محبت زیادہ ہوگی یا امواکیل بحق سُبحانکَ لا اِلٰہ اِلّا انتَ یا ربّ کُلِّ شیءٍ وّ وارثہٗ ورازقہٗ وراحمہٗ برحمتکَ یا ربِّ فلاں بن فلاں - فلاں بن فلاں کی محبت میں بے قرار رہے۔

دو دائرے حسب نقشہ ذیل بنائے اور دائروں کے باہر ۵۴ عین (ع) لکھے اور اندر چودہ (ص) لکھے اور درمیان میں جو عبارت لکھی ہے مع نام طالب و مادر طالب و نام مطلوب و مادر مطلوب مع عزیمت مرقومہ کے لکھے اور جنگل میں سب سے بلند درخت میں باندھے، درخت ایسا ہو جو بلند بھی ہو اور اس کے آس پاس اور درخت نہوں اور جس وقت یہ نقش لکھا جائے تو مشک و زعفران کی دوات ہو اور بجائے لوبان کے شکر جلائی جائے۔



الحب بادی۔ نقش ذیل بروز پنجشنبہ ساعت مشتری میں مستقیم ہو اور ماہ ثابت ہو کاغذ پر مشک وزعفران سے لکھکر طالب ومطلوب کا نام معہ ان کی ماؤں کے نام کے لکھے اور خوشبو جلاتا رہے اور موم جامہ کرکے بازو پر باندھے، جب تک تعویذ پاس رہے گا مطلوب کو قرار نہو گا اور وہ حاضر ہوگا مجرب ہے۔

۱۱۸۱۱۱ ع ۱۱۱۱۲۱۱۱۱۵ سحہ ۱۱و۱۱۸ ۱۱ ۱۱۹۱۱۵۵۱۱۲ وع ۱۱۱ ۱۵۵

ع

باہم فلاں بن فلاں علی حب فلاں بنت فلاں

الحب بادی

اگر کوئی محبوب دور چلا گیا ہو یا لونڈی غلام بھاگ گیا ہو تو نقش ذیل لکھ کر گھر میں ہوا کے رُخ پر لٹکا دے اور ایک نقش لکھ کر چرخہ میں باندھ کر چرخہ اُلٹا پھرا دے انشاء اللہ واپس آئے گا،

۱۱۱۱ ۱۱۱ ۱۱۱۹	۱۸ ۷ ط۷۱۱۷ ط۷۱۱۱۱۸۱۷۷	۱۱۱۱۹۱۹۱۴
	لھم لھم لھم با د ۱۱ ر ۲	

الحب بادی

گہری روشنائی کرالٹی ہتیلی پر نقش ذیل لکھ کر مطلوب کے کپڑوں سے مل دیوے، مطلوب مثل دیوانہ کتے کے ہوجائے گا،

ھ۱۱۷۷۵۵ ۱۹۱۱۷۷۹۱۱۱۵۵۱م ۱۱۱ ۹ دلا د ۱۵

اھ ط رر ۱۱ ۹ ط ھلو صرص ۱۷ صراھ صر ۲ رھا

ے ۱۱۵۳۵۵ ۵۵۵ ۳۱۹ ۲ ۱۱۱ع ط لا د ع ۱۱۱ لا

نام طالب ومطلوب معہ دونوں کی والدہ کے لکھا جائے،

الحب - بروز پنجشنبہ ساعت مشتری میں سعت مرتبہ بیک نفس شیرنی پر دم کرکے جسکو مٹھائی کھلائی جائے گی وہ بیقرار ہو جائیگا۔ سَيَجْعَلُ الرَّحْمٰنُ حُبًّا وَدًّا ۔ لبیار مجرب است،

الحب

اپنے نام کے اعداد ابجدی کے موافق روزانہ بعد نماز صبح پڑھا کرے اور ہمیشہ ورد رکھے، دنیا اس کے پیچھے مثل مور و ملخ کے پھرے گی اور وہ عزیز خلایق ہوگا، اور غیب سے روزی پہونچے گی،

اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا جِبْرَائِيْلُ يَا مِيْكَائِيْلُ يَا اِسْرَافِيْلُ يَا تَنْكَفِيْلُ سَخِّرْ لِيْ قُلُوْبَ جَمِيْعِ الْمَخْلُوْقَاتِ وَحَاضِرْ لِيْ مِنْ نِسَاءِ وَالرِّجَالِ بِحَقِّكَ يَا بُدُّوْحُ يَا وَدُوْدُ يَا هَادِيْ يَا لَطِيْفُ يَا عَزِيْزُ ۝

(الحب)

روز پنجشنبہ ساعت مشتری میں یا بروز جمعہ ساعت زہرہ میں بشرطیکہ ماہ ثابت ہو اور یہ دونوں ستارے مستقیم ہوں بہ عزیمت ایک سانس میں سات مرتبہ روغن چنبیلی پر دم کرکے جسم مطلوب پر مل دیوے اسی وقت فرماں بردار ہوگا،

اَدْ يَسْتَ كَرُوْنَ كَرَا سِ كَرَنْ كَيْلَ كُهَا بِيْلَ اَغْنِجْ تِيْكَ وَمَسْدَكُ صَيْلَ جُوْكِرِيْ وَمَاءَ وَاىْ كَرَتْنَا سُوْمِرِيْ يَا كَرُوِيْ يَا دِيْرِسَادِكِيْ حَامَا هُوْبَنْ حَامُوْنَ لَمِيْ لِبُخْبِرْ آكَ وَاَمْرِ اَمْرِ هُوْبَنْ بَجِيْرَا اَتْرَا هُوْنَ هَبَسْ جِلَادِ وَتْرُدْ بَدْنُوِيْ كُرْدَكِيْ سَكَنْ بَرِيْ يَكْتَبْ فِرِيْ مِتْرِيْ بِهَاكِنِيْرِيْ يُسْرِكِيْ يَا كَا جَا فِرِيْ

عمل تسخیر خلایق از حضرت غوث گوالیاری

روزآنہ بعد نماز صبح اپنے نام کے اعداد کے مطابق پڑھنے کا ورد کرے۔ یا پہلے زکوٰۃ عمل کی ادا کرے اور پھر روزانہ آٹھ بار پڑھا کرے،

بسم اللہ الرحمن الرحیم، یَامَاغُوْجِ فَیَغُوْجِ دَاغُوْجِ وَیَغُوْجِ بِنَاغُوْجِ وَیَغْرُوْجِ اَجِزْھَا بِیَغُوْجِ سَخِّرْ مَوْلِی جَمِیْعِ اَوْلَادِ آدَمَ وَبَنَاتِ حَوَّا اِلْحَقِّ بِدُوْحِ کَافِ مَکْنُوْ مُحَبَّتِیْ وَطَاعَتِیْ فِیْ قَلْبِ مِنْ رَاٰنِیْ بَلْ قُلُوْبَ الْعَالَمِیْنَ ہ

ایضاً بترکیبِ بالا

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جَلْنُوْشِ مَرْیُوْشِ اَزْیُوْشِ سَلْمُوْشِ مَرْطُوْشِ صَلْیُوْشِ وَرِمِنْ دُوْمِنِ الْمِھَادِرِ مَادَرِ قِرْیُوْنَ اَحْیُوْنَ اَوْ اَمْرِھَا مَسْلَمُھَا لَکُھَمَا اَرْحَمَا تَرْحَمَا اَوْاُمْ بَطْ یَھَتْ سُوَاھَا بِسْمِ اللہِ مَدَ ثَمَانَ الرَّحْمٰنِ اَیْرَ ثَمَانِ الرَّحِیْمِ ط

الحب حضرت غوث گوالیاری

ماہ ثابت میں طلوع یا غروب آفتاب کے وقت بروز پنجشنبہ غسل کرے اور، کالی مرچوں پر سات سات مرتبہ عزیمت ذیل کو پڑھے اور دم کرکرکے آگ میں ڈالتا جائے اور ایسا حلوا جس میں دوا، شکر، روغن مساوی الوزن ہوں قبل سے تیار رکھے۔ مرچوں کے جلانے کے وقت یہ کہتا جائے کہ مجھ فلاں بن فلاں کی محبت میں فلاں بن فلاں بھی اسی طرح جیسے کالی مرچیں جل رہی ہیں۔ دل سوختہ ہو

اسکے بعد اس حلوے پر فاتحہ حضرت محمد غوث گوالیاری کی دیکر کسی نمازی پرہیزگار کو کہلائے جو حرام سے پرہیز رکھتا ہو، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ سَخِّرْ لِیْ خَلَایِقَ بنی آدم بر فلاں بن فلاں اَللّٰھُمَّ عَلٰی کَبِدِہٖ وَعَلٰی زِیْنَتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَلْقِ مَحَبَّتِیْ فِیْ قَلْبِیْ قَلْبِہٖ وَجَعَلَ حُبَّ عَلٰی رَؤُفٍ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْم یَا رَحِیْم یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

الحب۔ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ قَلِّبْنَا بِرَحْمَتِکَ وَالْاَبْصَارِ تو خلیفائ اولیا۔ نوچندی جمعرات سے شروع کرے اور بعد مغرب ۱۰۱ روزانہ ۴۰ دن پڑھے لوبان سلگتا رہے اور تصور محبوب کا رکھے۔

الحب ۲۱ کالی مرچیں لیکر ہر مرچ پر اکمرتبہ یہ دعا پڑھے اور آگ میں ڈالتا جائے محبوب کا تصور بھی رکھے اور نام بھی لیتا جائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا دَیَّانُ یَا سُبْحَانُ یَا سُلْطَانُ یَا غُفْرَانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِرَحْمَتِکَ یَا رَحِیْمُ یَا رَحْمٰنُ اَلْعَجَلُ اَلْعَجَلُ اَلْعَجَلُ السَّاعَتُ السَّاعَتُ السَّاعَتُ اَلْوَحَا اَلْوَحَا اَلْوَحَا

ابرائے تسخیر عامہ) روزانہ ۱۲۵ مرتبہ بعد عشاء پڑھا کریں بسم اللہ الرحمن الرحیم، عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِّنْھُمْ مَّوَدَّۃً وَاللّٰہُ قَدِیْرٌ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ الرَّحِیْمُ ۵

الحب عمل یَا وَدُوْدُ) لو جندی جمعرات کو نماز مغرب پڑھ کر ۳۱۲۵ مرتبہ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اسی طرح ۴۰ روز تک پڑھے - یہ اسم کی زکوۃ ہو گئی پھر جسکو مسخر کرنا ہو اس کا تصور کرکے ۱۰۰ مرتبہ بوقت عصر پڑھے شروع اسکو بھی جمعرات سے کرے اور ایک پیالہ شربت کا مع عرق گلاب و کیوڑہ سامنے رکھ لے اور بعد ختم موکلان اقتمائیل اور درائیل کی نیاز دیکر خود پی جائے اگر دوران عمل میں مطلوب حاضر ہو جائے تو توجہ نہ کرے اور عمل کو ختم کرے اور سات یوم تک پڑھے،

تسخیر قلوب بادشاہان

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ میں بحضور بادشاہ کے عزت اور شرف یافتہ ہو جاؤں، اور بادشاہ کے قلب کی تالیف کر لوں تو اسکو لازم ہے کہ ساعت زہرہ یا مشتری میں ایک تختی خالص سونے کی بنوائے اور پھر جب تثلیث زہرہ و مشتری کی ہو تو اس تختی پر اعداد آیت شریف وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ معہ اسم اعظم یَا وَدُوْدُ جس میں اپنے اور بادشاہ کے نام کے اعداد ممتزج ہوں - بساعت مشتری شیرینی منہ میں رکھ کر تنہائی میں نقش مربع کندہ اور ہر وقت کندہ کسی سے ہمکلام نہ ہو اور دوسری جانب تختی پر یہ چار اسم کندہ کرے یا کھیال - یا مکیال - یا اصبا اوث - یا اھیا اور پھر بقاعدہ نجوم اس لوح کی تنجیم کرکے اسکے بعد گلے میں ڈال لیں - ہرگز ہرگز عمل خطا نہ کرے گا،

ایک لوح بنا دیں نقرہ سے بشکل مُہر بدور کے اور اس میں نقش کریں صورت زہرہ و مشتری کی - زہرہ کے ہاتھ میں آفتاب ہو اور مشتری کے ہاتھ پر آفتاب

جس طرح بر ذیل میں نشان دیا گیا ہے اور در دو سر میں یہ چار اسم بھی کندہ کریں مع اسم اپنے اور اسم والدہ کے اور مطلوب کا اسم معہ والدہ ہمراہ کھود جائے یاکفتالیوش۔ یامستغلوش۔ یالہاموش یاغلیموش اور بروقت تحریر وکندیدگی نقش کے شیرینی منہ میں رکھیں اور کسی سے ہم کلام نہ ہوں اور بخور ہر دو سیارہ کا جلایا کریں

ملاقات مملوک کے لئے ایک لوح بنادیں اور اس میں مربع نقش کندہ کریں اور لوح بھی مربع ہو اور اعداد اس آیہ شریف کے اللہ لطیف بعبادہ یرزق من یشاء معہ اعداد اسم خود و مادر خود اول ان اعداد و حروف کو ممتزج کریں باوضو و طہارت تامہ کے، اور کسی سے بروقت تحریر اور کندہ کرنے متکلم نہوں اور یہ عمل اعمال محمود بدا شیرازی سے ہے اور یہ دو اسم اوپر اور تحت میں کندہ کریں یاکفتیمول یاعلیقوا

شنبہ کے دن روزہ رکھے الا یہ دن عروج ماہ سے ہو۔ جب دو گھنٹہ دن برآمد ہو ایک لوح کاغذ کی بنا وے۔ اور اس لوح پر یہ حروف طلا سے تحریر کرے اور ساعت سعید میں یہ آیہ کریمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ط ومن شر قضاء السوء ومن شر کل دابۃ انت اخذ بناصیتہ ط ان ربی علی صراط مستقیم اس آیہ شریفہ کے اعداد لے کر بحسب قاعدہ لوح مربع میں پُر کر کے اپنے پاس رکھیں۔ غضب اور غصہ شاہی سے امن میں رہے بلکہ غضب ساتھ شفقت اور رحم کے مبدل ہو اور اور یہ عمل شیخ علی مشاد رحمۃ اللہ علیہ سے ہے

(تسخیر عامہ و شفقت احکام سلاطین)

۱۳۷۹۹ اعداد ہذا صہ الآیتہ شریف معظم جب قمر نحوست سے خالی ہو اور نظرات موافق ہوں تو وضو اور طہارت کے ساتھ ان اعداد کو مربع طلائی میں پر کریں اور شیرینی منہ میں رکھ لیں اور کسی سے بوقت تحریر و کندیدگی ہم کلام نہوں پورے شرائط سے اور حسب التوفیق خیرات کریں مساکین کو اور اس مہر کو اپنے پاس محفوظ رکھیں اور چاہیئے کہ سفر و حضر میں یہ مہر ساتھ رہے اور لڑائی میں تو ضرور پاس ہونی چاہیئے، اگر بادشاہ غضب میں آکر حکم بنا بر قتل کسی شخص کے دیوے، اسی ساعت اس کا غضب ساتھ رحمت کے اور شفقت کے بدل جاتا ہے۔

یہ اعداد ۱۳۸۲۹ مع اعداد اسم خود اور والدہ خود مربع میں ترقیم کریں مگر کسی کتاب میں معائنہ میں آئیں کسی دہانت کی لوح اس کے لئے مقرر نہیں پائی ہے۔

۸	۱۱	۱۳۸۰۹	۱
۱۳۸۰۸	۲	۷	۱۲
۳	۱۳۸۱۱	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۳۸۱۰

ایک لوح بروز یکشنبہ اول ساعت میں جب قمر نحوست سے خالی ہو ان اعداد کو مربع میں رقم کریں خواہ کاغذ یا لوح نقرہ ہو اور اعداد اس آیۂ معظم کے بھی شامل کریں (۸۷) سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط جب لوح تیار ہو خوشبو جلا کر تعویذ کریں اور بائیں بازو پر باندھیں، غضب شاہی سے امن پاویں مجرب ہے تجربہ ہو چکا ہے،

(تسخیر قلوب شاہان) اگر طالب ہے اس امر کا کہ تسخیر قلوب ایسی ہو جو تو چاہے بادشاہی کرے اور تیرا کہا رد نہو، اور تیرے بغیر ایک ساعت بھی بادشاہ کو آرام نہووے قرار رہے تو پھر ایسا کر کہ سب جنس اپنے میں معظم اور مکرم ہوگا اور درجہ قبولیت اور عزت کو پاوے اول شرف آفتاب میں لوح طلائی بنا اور اس پر نقش شش در شش کندہ کرا اور یہ عمل اعمال شیخ بوعلی سے جو شیخ بھی عرب اپنے وقت میں فضلائے زمانہ تھا پہنچا تھا اول اس سے مولانا احمد لاہوری کو پہنچا، سر بر لوح مذکور کے بسم اللہ الرحمن الرحیم تحریر کریں اور پھر مسدس میں یہ اعداد رقم فرمادیں۔ ۳۸۵۱

ساعت سعید میں ایک لوح بنادیں تانبہ کی شرف زہرہ میں اور نقش کریں اس میں پنج در پنج اور اس آیہ شریف کے اعداد اس میں نقش کریں۔ کندیدہ اور بخور روشن کمرمیں یہ اعمال عجیبہ میں سے ہے، اور پشت لوح پر یہ اسماء کھود دیں يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ط اسکے اعداد اور اسماء یہ ہیں۔ یا حفظیائیل یاموکیائیل یاحنطائیل اور بخور زہرہ کا کریں اگر شرف زہرہ میں یہ عمل کیا جائے اثر تمام و کمال ہو۔

اگر چاہتا ہے کہ تو اپنے امثال اور اقران پر مسلط ہو اور ہر ایک مجمع میں غالب اور معزز ہو تو پھر بنا ایک لوح طلائی بروز یکشنبہ اور اس میں مربع نقش بنا کر یہ اعداد ۱۹۵۸ اس میں پُر کرا اور ابتدا اس کی خانہ شانزدہم سے جیسا کہ دکھایا جاتا ہے، اور ساتھ اور وضو کامل کے کندہ کرا اور منہ میں بوقت کندیدگی و تحریر کے کوئی جواہر سوراخدار اور ضرور رکھے کہ تاثیر کامل ہو اور تا فراغ تحریر اور کھودنے کے کسی سے کلام نہ کریں۔ اور خوشبو بخور آفتاب کا روشن

رکھنا اور یہ آیہ شریف وَکَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ حاشیہ لوح پر کندہ کریں نقش مذکور یہ ہے

۲۴۷	۲۳۴	۲۳۷	۲۴۰
۲۳۶	۲۴۱	۲۴۶	۲۳۵
۲۴۲	۲۳۹	۲۳۲	۲۴۵
۲۳۳	۲۴۴	۲۴۳	۲۳۸

ساعت سعید میں اگر شرف زحل میں عمل کریں، بہت موثر ہو، لوح مدوّر بنا کر پرکار سے درست کریں اور جب یہ عمل کریں جنگل میں جاویں۔ اور بر بلندی کے یا کنار آب پر غسل کریں اور حصار کھینچ لیں پاک لباس معطر کے ساتھ اس حصار میں بیٹھیں (جسکو کنڈل کہتے ہیں) اور سر پر پارچہ سیاہ پہن لیں اور بخور جلا دیں آیۃ الکرسی پڑہیں اور اپنے اوپر دم کر لیں، جب منڈلہ میں نشست کرے اول قلم دو سر بناوے یعنی دونوں طرف سے قلم بناؤ اور جب یہ اعداد اس میں درج کرے تو ایک خانہ ایک سرے قلم سے اور دوسرے خانہ میں دوسرے سرے سے اعداد تحریر کرے، علیٰ ہذالقیاس اسی طرح سے عمل کرے اور بروقت خانہ پری کے ہر ایک خانہ پُر کرتے ہوئے یہ اسماء پڑھتا جائے یا طیہال اور مقصود اپنا ضمیر میں قائم الخیال رکھے اور بروز دوشنبہ بعد فراغ نماز صبح اس مہر کو پارچہ سیاہ میں لپیٹ کر بازو یا جیب پر باندہیں، زنہار جاہل اور کم حوصلہ پر یہ امر عمل ظاہر ہونے نہ پاوے، اگر ذکور پر تسلط کرنا ہو تو بازو پر باندہیں اور اناث کے لئے بایاں بازو باندہنے کا ہے اور مثل اس کا بدین مثال ہے، ہر چہار دور تحریر کرے اور یہ عدد درمیان مہر کے تحریر کرے (۱۴۸۱۴) اور دور نقش چار طرف کو ساتھ ہر دو آیہ کریمہ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تا بِغَیْرِ حِسَابٍ

اور یہ عمل اعمال حکیم طمطم ہندی سے ہے۔

تسخیر مطلوب خصوصاً برائے نکاح، اگر اپنی محبت میں کسی کو گرفتار و بیقرار کرنا منظور ہو تو چاہیئے ایک مربع آہن کا بنا دیں اور اس مربع میں یہ اعداد لکھیں یعنی کندہ کریں (۹۶۹) اور اس لوح کو آگ میں پوشیدہ میں کریں وہ شخص بے قرار ہوا اور یہ عمل عملیات مولانا حسین بربری سے ہے،

اور اگر چاہیں کہ کسی اہل قلم کو اپنا مسخر کریں. ساعت شرف عطارد میں اس مسدس کو لوح نقرہ پر کہود دیں اور اسم شخص مطلوب کو ساتھ حروف اپنے کے تکبیر کریں اور اعداد آیت کریمہ سورۂ ق تا ھٰذا اشئ عجیب اسکے ساتھ یعنی اعداد تکبیر کے ساتھ ملا کر مسدس میں درج لوح کریں. اعداد آیتہ شریف مذکور (۱۰،۳۶) اور بازوئے راست پر باندہے وہ شخص ایسا مسخر اور مطیع اور منقاد ہوگا جس کی تحریر سے قلم عاجز ہے، الا بوقت تحریر لوح ہذا ایک دانہ زمرد بیداغ منہ میں رکھیں جو سوراخدار ہو،

ایک قابل توجہ گذارش

عام طریقہ پر دیکھا گیا ہے کہ بعض جلد باز عامل یہ چاہتے ہیں کہ جو عمل ہم نے کتاب میں لکھا ہوا پڑھا ہے، اور ہم کو بلحاظ آسانی پسند آگیا ہے وہ فوراً عملی جامہ پہن لیوے یعنی ادہر تو ہم پڑھیں اور ادہر مطلوب دست بستہ حاضر ہو جاوے اور مثال میں بزرگان سابق کی تمثیلات پیش کر دیتے ہیں مگر ان کے ذہن رسا میں کبھی یہ خیال نہیں آتا کہ اعمال کے لئے کیا کیا شرائط ہوتی ہیں، اور عمل کیونکر اثر پذیر ہوتا ہے بزرگان سابق نے کیسی کیسی محنتیں کیں۔ کیا کیا جفائیں برداشت کیں، کن کن باتوں سے پرہیز کیا، کیونکر زکوتیں ادا کیں، ترک لذات کس جانور کا نام تھا۔ اکل حلال و صدق مقال کون سے جنگل کی بوٹی ہے وہ فوراً کتاب کی عبارت کو پڑھ کر عمل شروع کر دیتے ہیں، جس کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوتا، اور آخر میں وہ یہ کہدیتے ہیں کہ عملیات میں کچھ نہیں ہے، یہ صرف دنیا کمانے کی ڈھکوسلے بازیاں ہیں۔

ایسے خیالات کے لوگوں کے لئے ہم نے یہ رسالہ عمل تسخیر شائع کیا تھا، مگر بعض احباب کے اصرار نے ہمیں مجبور کیا اس لئے ہم نے باب عملیات کے اضافہ سے کتاب کے حسن کو دوبالا کر دیا۔ جو باتیں اس میں درج ہیں وہ سہل دیکھ کر لکھی گئی ہیں تاکہ شائقین کو دقت نہ پیش آئے تاہم جن شرائط کی پابندی عمل کے ساتھ لازم و ملزوم ہے اسکو کسی قدر وضاحت سے ہم عرض کر دیتے دیتے ہیں، اگر ان شرائط پر کاربند ہونے سے کوئی سا عمل بھی بیکار ثابت ہو تو ہم اس کا معاوضہ دینے کو تیار ہیں۔

ضروری باتیں تو ہم نے ہر عمل کے ساتھ لکھدی ہیں مگر ان کی وضاحت

ذیل سے کئے دیتے ہیں۔

مثلاً ایک عمل میں یہ لکھا ہے کہ اسکو شرف آفتاب میں کیا جائے تو اس کی وضاحت کے لئے یہ بتادینا ضروری ہے کہ شرف آفتاب کب ہوتا ہے اور کونسا زمانہ ہوتا ہے، ماہ ثابت کسکو کہتے ہیں۔ منقلب سے کیا مراد ہے۔ تثلیث وتربیع کا کیا مطلب ہے۔ اسکو کیونکر دریافت کریں۔ منازل قمری یا دورہ شمسی کی شناخت کیونکر کی جائے۔ ساعات کا کس طرح پتہ لگایا جائے۔ جب تک ان امور سے کوئی انسان کماحقہ واقف نہ ہوگا شرائط اعمال کی تکمیل نہیں کرسکتا اور ایسی صورت میں عمل کا پورا ہونا دشوار ہو جائیگا۔ میں ناظرین کو مغالطہ میں نہیں ڈالنا چاہتا بلکہ وہ سہل اور آسان ترین باتیں یہاں لکھے دیتا ہوں جن کی وجہ سے آئندہ دشواریاں حل ہو جائیں اور عامل کو کسیوقت کسی قسم کی دقت پیش نہ آئے۔

سب سے پہلے عامل کو لازم ہے کہ طالب و مطلوب کے طالع کو دیکھے کہ باہمی موافقت ہو گی یا نہیں اور یا موافقت کی صورت میں ان کے لئے عمل حب کرنا بیحد دشوار ہوگا، اس کی تفصیل کے لئے تو ایک دفتر درکار ہے تاوقتیکہ نجوم کو نہ حاصل کیا جائے اس کا آسانی سے معلوم کرلینا ممکن نہیں تاہم ایک سہل کلیہ عرض کرتا ہوں

اگر طالب و مطلوب کے طالع اسد و سرطان ہوں تو عمل حب کی ابتدا روز یکشنبہ یا شب پنجشنبہ کو کیجائے
〃 〃 〃 قوس و حوت ہوں تو 〃 〃 〃 پنجشنبہ یا شب دوشنبہ کو کیجائے
〃 〃 〃 جدی و دلو ہوں تو 〃 〃 〃 دوشنبہ یا شب چہارشنبہ کو کیجائے
〃 〃 〃 حمل یا عقرب ہوں تو 〃 〃 〃 سہ شنبہ یا شب شنبہ کو کیجائے
〃 〃 〃 ثور یا میزان ہوں تو 〃 〃 〃 روز جمعہ یا شب سہ شنبہ کو

اگر طالب و مطلوب کے طالع جوزا یا سنبلہ ہوں تو عمل کی ابتدا روز چہار شنبہ یا شب یکشنبہ کو کیجائے۔

اس کے علاوہ عامل کو لازم ہے کہ ہر دو طالب و مطلوب کے طالع پر غور کرے اگر دونوں کے طالع آبی ہوں تو عمل کرے کامیاب ہوگا۔ اگر ایک کا آبی اور دوسرے کا خاکی ہے تو بھی کامیابی ہوگی، اور اگر ایک کا آبی اور دوسرے کا ناری ہے تو ہرگز کامیابی نہ ہوگی کیونکہ پانی آگ کا دشمن ہے، اور ہوا خاک کی دشمن دنیا کا کوئی عامل متضاد اشیاء کو جمع کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا کہ یہ صفت خدا کی ہے کہ اس نے متضاد عناصر سے انسان کو خلق فرمایا۔

عمل یا نقش محبت کے لئے جو قلم تراشا جائے وہ ایسے وقت پر ہو جو محبت کے لئے خاص طور پر متعین ہیں یعنی محبت کے جملہ نقوش کے لئے ماہ ثابت کے ہفتہ اول میں قلم تراشا جائے اور نقوش خواب بندی یا زبان بندی کے لئے ہفتہ دویم مناسب ہے اور دشمنی کے لئے ماہ منقلب کے ہفتہ سویم میں قلم بنایا جائے (منگل کا دن بہترین ہے)

اگر تعویذ یا نقش آتشی لکھنا ہو تو منہ طرف مشرق کے رکھے۔ اگر آبی نقش ہو تو رخ جانب مغرب ہو اسی طرح اگر نقش بادی ہو تو شمال کی جانب منہ رکھے اور خاکی نقش لکھنے کے لئے جنوب کی سمت اختیار کرے،

نقش آتشی کو جلایا جائے، آبی کو دریا میں بہائے، خاکی کو زمین میں دفن کرے، بادی کو درخت میں لٹکائے

جب دو ستارے ایک دوسرے کو بہ نظر دوستی ۱۲۰ درجہ سے دیکھتے ہیں تو اسکو تثلیث کہا جاتا ہے اور وہ وقت محبت کے لئے مقرر ہے اور اگر دو ستارے ایک دوسرے کو ۹۰ درجہ سے بہ نظر مخالفت نظر کریں اسکو تربیع کہتے ہیں

اور ایسا وقت اعمال دشمنی کے لئے مخصوص ہے،

حمل، جوزا، اسد، میزان، قوس، دلو، یہ چھہ برج نر کہلاتے ہیں اور بقیہ ۶ بروج مادہ مشہور ہیں،

عامل کو لازم ہے کہ جب تک عمل کا نتیجہ حاصل نہو جائے اس کا تذکرہ کسی سے نہ کریں اور نہ دانستہ کوئی ایسا فعل کرے جس سے عمل کے کرنے کا اظہار ہوتا ہو نہ جھوٹ بولے نہ جھوٹا کھا جائے۔ گوشت انڈا مچھلی وغیرہ سے پرہیز رکھے، ہر وقت پاک و پاکیزہ رہے، اگر کسی وقت ضرورت غسل واقع ہو تو فوراً غسل کر ڈالے سردی گرمی کا خوف نہ کرے،

زیادہ گفتگو کرنے کی عادت نہ رکھے، تنہائی کو زیادہ پسند کرے، احکام خداوندی کو پابندی سے بجالائے۔

کسی خاص عمل کی باقاعدہ زکوٰۃ ادا کرے اسکے بعد جس عمل کو کریگا آسانی سے کامیاب ہوگا۔

ذلیل پیشوں سے اجتناب رکھے، فقر و فاقہ سے نہ گھبرائے، خدا پر توکل کرے، خوشبو کا استعمال رکھے۔

نام سیارہ	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	راس	ذنب
کس برج میں شرف ہوتا ہے	میزان	سرطان	جدی	حمل	حوت	سنبلہ	ثور	جوزا	قوس
کس درجہ پر شرف ہوتا ہے	۲۱	۱۵	۲۰	۱۹	۲۷	۱۵	۱۳	۱	۱
کس برج میں ہبوط ہوتا ہے	حمل	جدی	سرطان	میزان	سنبلہ	حوت	عقرب	قوس	جوزا

دوست ستارے	زہرہ عطارد	شمس مریخ قمر	شمس قمر مشتری	مریخ قمر مشتری	عطارد زحل	زہرہ شمس	شمس عطارد	عطارد زہرہ زحل	ایضاً
دشمن ستارے	مریخ قمر شمس	زہرہ عطارد	عطارد	زہرہ زحل	شمس قمر	قمر		مشتری	״
ساوی ستارے	مشتری	زحل	زہرہ زحل	عطارد	مریخ مشتری	مریخ مشتری زہرہ زحل	زہرہ زحل مریخ مشتری	شمس قمر منگل	״

نقشہ نظرات سیارگان

نام سیارہ	خانہ اول	خانہ دوم	خانہ سوم	خانہ چہارم	خانہ پنجم	خانہ ششم	خانہ ہفتم	خانہ نہم	خانہ دہم
زحل	کامل	حصہ	۱/۴		کامل	حصہ	۱/۴	کامل	حصہ
مشتری	حصہ	حصہ	کامل		کامل	حصہ	کامل	حصہ	حصہ
مریخ	حصہ	کامل	حصہ		کامل	کامل	حصہ	حصہ	حصہ
شمس	حصہ	حصہ	حصہ		کامل	حصہ	۱/۴	حصہ	حصہ
زہرہ	حصہ	حصہ	حصہ		کامل	حصہ	حصہ	حصہ	حصہ
عطارد	حصہ	حصہ	حصہ		کامل	حصہ	۱/۴	حصہ	حصہ
قمر	حصہ	حصہ	۱/۴		کامل	حصہ	حصہ	حصہ	حصہ

آفتاب کا مقام دریافت کرنیکا قاعدہ

اول سب سے زائچہ بنانے کی ترکیب از بر کریں اور وہ اس طرح پر ہے شمس اور قمر کو پہلے دریافت کریں کہ وہ کس کس منزل میں اور برج میں ہیں آفتاب کا دورہ بارہ بروج میں ایک سال کا ہے اور قمر سریع السیر ہے ایک ماہ میں بارہ برج میں دورہ کرتا ہے اب ان کی سیر کا حال معلوم کرنے سے اگر شمس کی سیر کا حال معلوم کروگے۔ طالع وقت معلوم ہوگا اور سیر قمر سے منازل قمر ظاہر ہو جاوینگے،

حساب یونانی سے اس طرح پر حساب کریں کہ ماہ جنوری سے تاریخ مطلوب تک کسی قدر ایام ہوویں ان کو جمع کریں اور دس روز قانون کے اوپر اضافہ کریں۔ اور جمع کل کو بارہ بروج پر تقسیم کریں۔ جہاں منتہی ہو اس

اس برج میں اتنے درجے جانے،

جدول برج

نام بروج	جدی	دلو	حوت	حمل	ثور	جوزا	سرطان	اسد	سنبلہ	میزان	عقرب	قوس
تعداد ایام	۲۹	۳۰	۳۰	۳۱	۳۱	۳۲	۳۱	۳۱	۳۱	۳۰	۳۰	۲۹

جدول ماہ ہائے عیسوی

جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر	عیسوی
۳۱	۲۸	۳۱	۳۰	۳۱	۳۰	۳۱	۳۱	۳۰	۳۱	۳۰	۳۱	

مثلاً ایک شخص نے ۲۲ مارچ کو سوال کیا کہ آج آفتاب کس برج اور کتنے درجہ پر ہے، اول غرہ جنوری سے تاریخ مطلوب تک شمار کیا اس طرح پر اول غرہ جنوری سے ۳۱ روز لئے اور ماہ فروری کے ۲۸ روز لئے اور ماہ مارچ کے ۲۲ روز لئے ان کو جمع کیا۔ ۸۱ روز ہوئے اور دس روز قانون کے اضافہ کرکے ۹۱ روز ہوئے ان اعداد کو بروج پر تقسیم کیا ۲۹ روز برج جدی کو دئے اور ۳۰ روز برج دلو کو دئیے، اور ۳۰ برج حوت کو دئے تو یہ ۸۹ روز ہوئے اور دو عدد باقی رہے، وہ برج حمل کو دئے معلوم ہوا کہ آفتاب ۲۲ مارچ کو دوسرے درجے برج حمل میں ہے یہ طریق استخراج آفتاب کا ہے،